# ماہنامہ انوارِ مدینہ


| جلد : ۲۰ | جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ / مئی ۲۰۱۲ء | شمارہ : ۵ |
|---|---|---|

| سیّد محمود میاں | سیّد مسعود میاں |
|---|---|
| مُدیر اعلیٰ | نائب مُدیر |

## بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ ۱۷ روپے........سالانہ ۲۰۰ روپے

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ ۷۵ ریال

بھارت، بنگلہ دیش ............ سالانہ ۲۰ امریکی ڈالر

برطانیہ، افریقہ .............. سالانہ ۲۰ ڈالر

اَمریکہ ............... سالانہ ۲۵ ڈالر

جامعہ مدنیہ جدید کا اِی میل ایڈریس

E-mail: jmj786_56@hotmail.com

## ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

دفتر "انوارِ مدینہ" نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

اکاؤنٹ نمبر انوارِ مدینہ MCB (0954) 7914-2

رابطہ نمبر: 042-37726702,03334249302

جامعہ مدنیہ جدید : 042 - 35330311

خانقاہِ حامدیہ : 042 - 35330310

فون/فیکس : 042 - 37703662

رہائش "بیت الحمد" : 042 - 36152120

موبائل : 0333 - 4249301

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر

دفتر ماہنامہ "انوارِ مدینہ" نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

## اس شمارے میں



| | | |
|---|---|---|
| حرفِ آغاز | | ۳ |
| درسِ حدیث | حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ | ۵ |
| خارجہ پالیسی اَور مستقبل | حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ | ۱۱ |
| اَنفاسِ قدسیہ | حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ | ۱۴ |
| پردہ کے اَحکام | حضرت مولانا محمد اَشرف علی صاحب تھانویؒ | ۱۸ |
| مروجہ محفل میلاد | حضرت مولانا مفتی قاری عبدالرشید صاحبؒ | ۲۱ |
| سیرت خلفائے راشدینؓ | حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ | ۲۶ |
| اِسلامی صکوک : تعارف اَور تحفظات | حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب | ۳۰ |
| بنیاد پرستی کا مصداق ! مغرب کی نظر میں | حضرت مولانا سیّد اَرشد صاحب مدنی | ۴۴ |
| شیخ الہندؒ کی زندگی ایک نظر میں | حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو | ۵۰ |
| عربی زبان کی خصوصیات واِمتیازات | محترم جناب مظفر عباسی صاحب | ۵۳ |
| اَخبار الجامعہ | | ۶۰ |
| وفیات | | ۶۳ |



## خوشخبری

آپ ماہنامہ اَنوارِ مدینہ اِنٹرنیٹ پر مندرجہ ذیل لنک پر بھی پڑھ سکتے ہیں

http://www.scribd.com/anwaremadina

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

**نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّابَعْدُ !**

کچھ عرصہ پہلے یہ خبر اَخبارات میں آئی کہ

''بھارت میں قادیانیوں کو ''غیر مسلم'' ہونے کی بنیاد پر مسلم اَوقاف بورڈ کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔''

پاکستان کے آئین و دستور کی رُو سے مرزا غلام اَحمد قادیانی اَور اُس کے پیروکار دائرہ اِسلام سے خارج ایک مرتد فرقہ ہے اُن کو اپنے لیے اِسلام یا اِسلامی شعائر میں سے کسی بھی شعار کو اپنے لیے اِستعمال کرنا قانونًا جرم ہے۔

اِسلامی قانون کے رُو سے نبی علیہ السلام کے بعد کوئی بھی نبوت کا دعویدار جھوٹا ہوگا اگر وہ توبہ کر کے رُجوع نہ کرے تو وہ اَور اُس کے پیروکار واجب القتل ہو جاتے ہیں۔

ہر اِسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اُن کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے سب کو قتل کردے کیونکہ یہ ''کافرِ حربی'' کے حکم میں ہوتے ہیں۔

پاکستان میں اِن پر قانونی پابندیوں کے باوجود حکومتِ وقت قانون شکنی کرتے ہوئے اِن کے خلاف کارروائی نہیں کرتی بلکہ اِن کو ایسی کھلی چھٹی دے رکھی ہے کہ جس کی وجہ سے دِن بدن اِن کی

شرانگیزیاں بڑھتی چلی جارہی ہیں اِن کا ٹی وی چینل پوری آزادی سے اپنے گمراہ کن عقائد کا پرچار کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو کفر و اِرتداد میں مبتلاء کیے جا رہا ہے، ہنود و یہود کے یہ وفادار جاسوس عالمِ اِسلام کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔

جبکہ پاکستان کے سابق اَور موجودہ عوامی اَور فوجی حکمرانوں کا اِن سے متعلق طرزِ عمل فہم سے بالا رہا ہے جس کی وجہ سے سیاسی، اِقتصادی، فوجی اَور مذہبی سطح پر مُلک وقوم کا ناقابلِ تلافی نقصان ہو چکا ہے اِس سب کچھ کے باوجود اِن کا فوجی اَور سول کلیدی عہدوں پر برقرار رہنا بلکہ مزید تقرریاں کرتے چلے جانا پورے عالمِ اِسلام کے لیے بہت بڑے فتنہ کا پیغام ہے۔

ایک غیر مسلم ہندو حکومت کا فیصلہ پورے عالمِ اِسلام کے حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے اَور اِس سے اَندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جس ''ناگ'' کا تعفن ''خود ناگوں'' کو گوارہ نہ ہوا وہ مسلمانوں کو کہاں راس آسکتا ہے۔

حکومتِ وقت کو چاہیے کہ غیر مسلم حکومت کے اِقدامات سے سبق لے اَور پہلے سے موجود ملکی قوانین پر سختی سے عمل کرتے ہوئے اِس ''کفرِ محارب'' کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکے تاکہ ختمِ نبوت کے منکرین سے گلوخلاصی ہو کر ایک بڑے فتنہ کا دَروازہ بند ہو سکے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اَللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

## قیامت کا وقت کسی کو معلوم نہیں اَور یہ کیوں قائم ہوگی ؟

## غلام اَور باندیاں بنانا قدیم اَور عالمی طریقہ تھا، اِسلام نے اِس میں نکھار پیدا کیا

## مشرکین کا بگاڑ سب سے بڑا تھا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

( کیسٹ نمبر 69 سائیڈ B 1987 - 05 - 17 )

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں یہ ذکر تھا کہ ایک صاحب آئے اَور اُنہوں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے مختلف سوالات کیے۔ ایک سوال یہ تھا کہ ''اِسلام'' کیا ہے ؟ ایک یہ تھا ''اِیمان'' کیا ہے ؟ ایک یہ کہ ''اِحسان'' کیا ہے ؟ اَور پھر دریافت کیا اُنہوں نے کہ قیامت کے بارے میں مجھے بتلایئے۔ تو قیامت کے بارے میں یہ کہ آئے گی ضرور اَور کیا کیا اُس میں ہوگا یہ تو بتایا گیا ہے لیکن کب ؟ یہ نہیں بتایا گیا اَور آنے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بتلائی ہے لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی تاکہ ہر آدمی کو جو وہ کرتا رہا ہے اُس کا بدلہ دیا جا سکے۔ ایک دفعہ تو قیامت میں یہ کیفیت ہوگی کہ سب چیزیں ختم ہوجائیں گی فنا ہوجائیں گی دُوسری دفعہ یہ کیفیت ہوگی کہ سب چیزیں دوبارہ زندہ ہوجائیں گی۔

قرآنِ پاک میں بہت جگہ یہ ہے اَور مثال دی ہے بار بار کہ دیکھو یہ جو تم کھیتی بوتے ہو یہ اِس طرح سے اُگتی ہے پھر زمین مرجاتی ہے پھر اُگتی ہے اللہ تعالیٰ اِسی طرح مُردوں کو زندہ فرمائیں گے کَذَالِکَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی اَور کفار کے سوالات کیا ہم مٹی بن جائیں گے، مرجائیں گے، ہڈیاں ہوجائیں گے ؟ أَاِذَامِتْنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں بالکل تو دوبارہ زندگی کیسے ؟ أَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۔

اُس زمانے کے شعراء نے بھی یہ باتیں کی ہیں مکہ مکرمہ میں

یُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِاَنْ سَنُحْیٰی وَکَیْفَ حَیَاۃُ اَصْدَاءٍ وَ ھَامٍ [1]

(جنہیں رسول ماننے والے رسول مانتے ہیں) یہ ہمیں بتارہے ہیں کہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا ہمیں لیکن کیسے ہوگی زندگی کھوپڑی اَور اُس سے پیدا ہونے والے جانور کی فناء کے بعد۔

اُن کے خیال میں مرنے کے بعد کھوپڑی سے ایک جانور پیدا ہوجاتا تھا جب وہ بھی ختم ہوجائے گا اَور کھوپڑی بھی فناء ہوجائے گی تو کیسے زندگی دوبارہ پھر آئے گی ؟ یہ بڑا اِشکال تھا اُن کا ! مشرکین کا بگاڑ سب سے بڑھا ہوا تھا :

آخرت پر اِیمان نہ رکھنے میں کفارِ مکہ آگے تھے یہودیوں سے اَور عیسائیوں سے کیونکہ اُن کو تو اِتنا عقیدہ نبیوں کے ذریعے پہنچا تھا اَور وہ مانتے تھے کہ قیامت آئے گی اُٹھایا جائے گا جزاء ہے، لیکن ساتھ ساتھ دین میں اُنہوں نے تحریف بھی کر لی تھی یہ بات ٹھیک ہے وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً چند دِن آگ میں رہیں گے۔ تو چند دِن آگ میں رہنا اُنہوں نے تسلیم کیا کیونکہ جس کا اِیمان ہو اَور فسق و فجور کرتا رہا ہو تو پھر اُس کا یہی ہوا کرتا ہے کہ وہ جہنم میں معاذ اللہ جائے گا مگر نکل آئے گا (بالآخر)۔ تو اِس طرح کا عقیدہ تو تھا قیامت پر عیسائیوں کا بھی اَور اِن سے پہلے توراۃ والے یہودیوں کا بھی لیکن مشرکین، مشرکین اِس کے قائل نہیں تھے اُن کے نزدیک بس یہی دُنیاوی زندگی ہے

[1] بخاری شریف کتاب المغازی رقم الحدیث ۳۹۲۱

مرتے ہیں اَور زندہ ہوتے ہیں بس ھٰذِہٖ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیٰی ۔

تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بتایا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ قیامت ضرور آئے گی اُٹھو گے، ضرور اُٹھو گے سوال ضرور ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اُس میں جو جو چیزیں پیش آنے والی ہیں وہ بھی بتائی گئیں یہ ہوں گی یہ ہوں گی یہ ہوں گی۔

**قیامت کا وقتِ معین کسی کو معلوم نہیں :**

تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن کو جواب دیا مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ پوچھنے والا جتنا جانتا ہے اُتنا ہی وہ بھی جانتا ہے جس سے وہ پوچھ رہا ہے یعنی اِس کے بارے میں حق تعالیٰ کی ذاتِ اَقدس کے سوا اَور کوئی نہیں جان سکتا کہ کب ؟ کب کا جواب کوئی نہیں !

**قیامت کی علامات بتلائی گئی ہیں :**

باقی تو آپ بھی جانتے ہیں ہمیں حدیثوں میں جو پہنچی ہے وہ سنتے آئے ہیں کہ قیامت کے دِن ایسے ایسے یہ یہ کیفیات ہوں گی وہ بہت ساری ہیں، بہت تفصیل آتی ہے اَور آئے گی تو اُس سے پہلے جو کچھ ہوگا اُن کا نام ہے ''علامات'' اُنہیں ''اَمارات'' بھی کہتے ہیں تو سوال کرنے والے جو تھے اُنہوں نے پھر اَپنا سوال تبدیل کیا اَور اُنہوں نے یہ کہا فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا اِس کی جو علامات ہیں وہ بتلایئے کچھ مجھے کیا ہوں گی قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا باندی اپنی آقا کو جنے۔

**غلام اَور باندیاں بنانا قدیم اَور عالمی طریقہ تھا :**

ایسے سمجھیے کہ اُس زمانے میں یہ دَستور تھا پوری دُنیا کا کہ غلام رکھے جاتے تھے غلاموں کی خرید وفروخت ہوا کرتی تھی یہ کسی ایک مُلک کا نہیں تھا، نہ کسی ایک مذہب والوں کا تھا، نہ لا مذہب والوں کا تھا اَور نہ مہذب اَور غیر مہذب مُلکوں کا فرق تھا بلکہ ہر جگہ یہ تھا بڑے بڑے ممالک سُپر پاور وہ بھی یہی کرتے کہ جو قیدی ہوتے اُنہیں غلام بناتے عورتیں باندی بناتے۔

فرعون کا کیا آرہا ہے قرآنِ پاک میں یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآئَکُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآئَکُمْ عورتوں کو زِندہ چھوڑ دیتے تھے رکھ لیتے تھے، بچوں اَور لڑکوں کو مار دیتے تھے وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ

اِس میں تمہاری بہت بڑی آزمائش تھی، اللہ کی طرف سے بڑی آزمائش میں تم پڑے تھے پھر اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اُنہیں بھی جزاء ملی اَور اِس طرح کہ تم دیکھ رہے تھے وہ ڈوب رہے تھے تم نے دیکھا اُنہیں ڈوبتے ہوئے اپنی آنکھوں سے اَور قرآنِ پاک میں ہے وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَھُمْ أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوَارِثِیْنَ وَنُمَکِّنَ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ اِس کے علاوہ ہم یہ چاہتے تھے کہ جو اِس سرزمین میں ضعیف (وحقیر) شمار ہو رہے ہیں اُن کو ہم آگے بڑھائیں اُن کو زمین میں جماؤ دیدیں اُن کی حکومت جم جائے اَور اُن پر ہم چاہتے تھے اِحسان کریں اُنہیں اِمام بنانا چاہتے تھے اِس سرزمین کا وارث اُنہیں بنانا چاہتے تھے سرزمین یعنی بیت المقدس کا۔ یہ سب جانتے ہیں ریگن[۱] نے بھی کہہ دیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں لڑائیاں ہوں گی اِن کی نشانیاں آتی ہیں کتابوں میں تو وراثت دونوں قسم کی ''رُوحانی'' بھی کہ اَنبیائے کرام بکثرت پیدا ہوئے تین ہزار سے بھی زیادہ ساڑھے تین ہزار، اِن ہی بنی اِسرائیل میں گزرے ہیں۔ اَور وراثت ''مُلک'' کی بھی حضرت سلیمان علیہ السلام پوری دُنیا کے مالک وہ بھی اِن ہی (بنی اِسرائیل) میں اَور داؤد علیہ السلام بھی بادشاہ گزرے ہیں۔

تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ فرعون (مصر میں موسٰی علیہ السلام کے دَور والا) بڑی طاقت رکھتا تھا اَور آپ دیکھ لیں آج تک ذکر اُس کا ہوتا ہے باقی جو حکومتیں تھیں وہ چھوٹی چھوٹی نوابی ریاستیں جیسی تھیں یہ خود بڑی طاقت تھی۔

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے دَور میں عراق بڑی طاقت تھا یہاں بابل میں حضرت اِبراہیم علیہ السلام گزرے ہیں نمرود یہاں تھا بہرحال وہ ختم ہوگئی طاقت اَنبیائے کرام کی نافرمانی کی اَور ایک مدت گزاری اُس نے پھر خدا کا عذاب آیا اَور سب تباہ ہوگئے اَور تباہ ایسے ہو جائیں کہ کوئی چیز ایسی سماوی آجائے یا تباہ ایسے ہوجائیں کہ زوال کے اَسباب بنتے چلے جائیں، حکومت تھی اَور نہ رہے یہ بھی تباہی ہے، حکومت ہو کسی کو حاصل اَور پھر نہ رہے اُس کی حکومت، وہ غلام بن جائے محکوم بن جائے پہلے طاقتور حکومت ہو پھر کمزور حکومت بن جائے بہرحال وہ نہیں رہا۔

---

[۱] اَمریکہ کا سابق اَداکار صدر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دَور میں یہ ہے فرعون والا قصہ مصر کا قصہ تو اُن کا کیا تھا کہ کہیں باہر دُشمن کو مار کے نہیں بلکہ اپنی رعایا میں سے ہی غلاموں کی طرح جس کو چاہا مار دیتے تھے یا رکھ لیتے تھے لڑکوں کو مار رہے تھے عورتوں کو بچا رہے تھے یہ پوری دُنیا میں تھا۔

آپ پڑھتے ہیں صہیبِ رُومی حضرت صہیب اَز رُوم اَشعار میں بھی ہے اِس طرح بلالؓ حبشہ سے صہیب اَز رُوم، تو یہ تھے عربی اَور رہتے تھے سرحد پر تو وہاں رُومیوں نے حملہ کیا اَور اِنہیں اُٹھا کے لے گئے اِغوا کر لیا پھر بیچ دیا لے جا کر یہ رُومیوں کی ایک سپر پاور کا حال ہے۔ اَور یہ حضرت سلمانِ فارسی رضی اللہ عنہ اِدھر (اِیران) سے چلے ہیں یہ بھی اِسی طرح سے بچارے بِکتے بِکاتے گئے ہیں مدینہ منورہ۔

## اِسلام کی برتری :

اِسلام نے ''حلال وحرام'' کی تمیز ''نسب'' کی تمیز یہ سکھائی اَور اِس کو واجب قرار دیا تو اَب اَگر کوئی آدمی اپنی باندی کو بیوی کی طرح رکھ لے گھر میں اَور اُس سے اَولاد ہو جائے تو اُس کو بیچنا منع ہے پھر اُسے بیچا نہیں جا سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بِکتے بِکتے کہیں کی کہیں چلی جائے پھر کہیں سے لوٹ کر آجائے اَور پھر یہ جو بچہ ہے یا لڑکی ہے یہ (لاعلمی میں اِن کو خرید کر) اپنی ماں کی مالک بن جائے تو ایسی شکلیں ہو سکتی ہیں اِس لیے منع فرما دیا، یہاں ہو پیداوار اَور پھر بیچ دیا جائے اَور پھر وہ بنگلہ دیش چلی جائے جو مشرقی پاکستان تھا پھر بِکتے بِکتے یہیں آجائے اَب صحت بعض لوگوں کی ایسی ہوتی ہے کہ اچھی خاصی عمر کے بھی کم لگتے ہیں عمر میں تو اَب اِس کو خریدنے والا ہو سکتا ہے کہ اُس کی بیٹی ہو، ہو سکتا ہے اُس کا بیٹا ہو، دونوں طرح کے کلمات ہیں تو یہ کیا ہوا یہ بالکل برعکس (کہ ماں ہوتے ہوئے اُن کی باندی اَور ماتحت ہوگئی) اَور یہ ظلم اَور حرام کام ہوا۔ تو ایک چیز تو یہ کہ اِس مسئلہ میں آقائے نامدار ﷺ نے منع فرما دیا تو مسلمان رُک گئے اَب تک رُکے ہوئے ہیں اَور نہیں بیچتے، آئندہ بھی رُکے رہیں گے لیکن علاماتِ قیامت میں یہ ہوگا کہ اُس وقت اِسکی پرواہ لوگ نہیں کریں گے اَور نافرمانی پر پورے پورے اُتر آئیں گے نسبًا حلال وحرام کی بھی تمیز نہیں رکھیں گے۔

## قیامت کی دُوسری نشانی :

دُوسرے یہ وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ یہ بکریوں کو چرانے والے ننگے پاؤں رہنے والے پورا تن نہ ڈھکنے والے ایسے لوگوں کا حال یہ دیکھو گے یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ لمبی لمبی بلڈنگیں بنا رہے ہیں، یہ کیا ہے یہ بھی اِنقلاب ہے ایک طرح کا جو لوگ اِس کے اہل نہ ہوں سنبھال نہ سکیں، اپنے آپ میں سما نہ سکیں، اُن کے پاس دولت آ جائے تو پھر وہ دولت کے نشہ میں بے طرح خرچ کریں گے یا بے طرح بُخل کریں گے جہاں دینا ہے،نہیں دیں گے،نہیں دینا، دیں گے، بدنظمی ہوگی خلاصہ یہی ہے کہ ''نسبی'' اِعتبار سے بھی ہوگئی بدنظمی ''اِقتصادی'' اِعتبار سے بھی ہوگئی۔

تو یہ علامات آقائے نامدار ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔ثُمَّ انْطَلَقَ پھر وہ صاحب جو تھے جو یہ سوالات کر رہے تھے چلے گئے فَلَبِثْتُ مَلِیًّا میں تھوڑے عرصے بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ایک دِن اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ معلوم ہے یہ جو سوالات کر رہا تھا یہ کون تھا ؟ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ میں نے کہا میں تو نہیں جان سکتا اللہ زیادہ جان سکتا ہے رسول اللہ ﷺ زیادہ جان سکتے ہیں۔فرمایا کہ فَاِنَّهٗ جِبْرَائِیْلُ کہ جبرائیل تھے اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ [1] اِس لیے آئے تھے کہ تمہیں تمہارے دین کی باتیں سمجھائیں بتلائیں۔تو سوالات بھی ترتیب وَار کیے اَور جوابات سنوا دیے لوگوں کو۔تو آقائے نامدار ﷺ نے خود فرمایا کہ یہ تھے جبرائیل دین کی چیزیں اَور اہم ترین باتیں ہیں جو وہ سمجھانے اَور سکھانے کے لیے آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر قائم رکھے،آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے،اِختتامی دُعا..........

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۲

علمی مضامین سلسلہ نمبر ۵۲

''اَلحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تا کہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

# خارجہ پالیسی اَور مستقبل

اِس نشست کا موضوع ''پاکستان کی خارجہ پالیسی'' اَور ''پاکستان کا مستقبل'' ہے۔

ہر دو عنوان کٹھن ہیں اَور نا گفتنی لہٰذا اِسی طرح اَلگ اَلگ پیروں میں کچھ اِشارۃً عرض ہے۔

☆ سب سے پہلے تو ہم اپنے دائیں بائیں نظر ڈالیں تو پڑوسیوں کے ساتھ یا تو جنگی حالات ہیں جیسے ''اَفغانستان اَور ہندوستان'' اَور یا ایسے تعلقات ہیں کہ اُنہیں ہم پر مکمل اِعتبار نہیں جیسے ''اِیران'' کہ وہ اپنے عراق سے تنازعہ کے تصفیہ کے لیے کسی طرح بھی پاکستان پر اِعتماد کے لیے تیار نہیں ہوا یا اِعتماد ہے مگر اِتنا نہیں کہ کوئی معاہدہ ہو سکے جیسے ''چین'' یا بہت بُعد اَور دُشمنی ہے جیسے ''رُوس'' سے۔

☆ اَفغانستان بشمول رُوس گوریلا جنگ کے مقابلہ میں مصروف ہیں لیکن پاکستان جو ایسی پوزیشن میں آسکتا ہے کہ تصفیہ کرادے، نہیں آرہا، کیوں ؟ اِس لیے کہ ذاتی مفادات اَور اَمریکی مفادات کا تحفظ اِس مرحلہ پر آڑے آجاتا ہے۔

☆ ہندوستان کی آبادی زیادہ ہے اُس کی فوج بھی زیادہ ہے اَور پاکستان کے ذمہ دار حضرات اُس کی طاقت کی برتری کا عرصہ سے ذکر کرتے آرہے ہیں گویا اَندر خوف اِتنا ہے کہ ناطاقتی کا

علی الاعلان اِعتراف کرنے اَور پورے ملک کو بزدل بنانے میں کوئی شرم مانع نہیں آتی ہے۔

اَب خبریں آرہی ہیں کہ ہندوستانی اَفواج کو کشمیر اَور راجھستان جلد اَز جلد پہنچنے کا حکم دیا گیا ہے چندروز قبل یہ خبر بھی چھپی تھی کہ اِنڈیا نے کشمیر میں چند چوکیوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

☆ اِیران نے عراق سے جنگ طویل کردی عربوں کی بہت بڑی دولت ہتھیاروں کی قیمت میں اَفغانستان کے جہاد اَور اِیران عراق جنگ کی وجہ سے اَمریکہ پہنچ گئی۔اَب خلیج میں حالات مزید نازک صورت اِختیار کرتے جارہے ہیں۔(حتی کہ مجھے یہ خدشہ ہونے لگا ہے کہ اَگر حالات اَور خراب ہوئے تو عرب اپنی سرزمین پر اَمریکی فوجوں کے اُترنے کی بھی اِجازت نہ دے بیٹھیں اِس طرح اِس تمام علاقے پر اَمریکہ کو فضائی بحری اَور بری، ہر طرح کے تسلّط جمانے کا موقع مل جائے گا۔اَور یہ سب اِیران کے جنگ بند نہ کرنے کی وجہ سے ہوگا۔میری اَپیل ہے کہ اِیران اِس نکتہ پر غور کرے)۔

خلیج کی اِس نازک صورتحال میں ہمارا مُلک بھی ملوث ہوتا جارہا ہے اِس طرح نہیں کہ وہ بیچ بچاؤ کرا رہا ہو یا عربوں یا اِیرانیوں کی مدد کررہا ہو بلکہ اَمریکہ کے خادم کی حیثیت سے کردار اَدا کرتا نظر آرہا ہے جس میں قطعًا کوئی وقار نہیں ہے۔

دَراصل ہمارے حکمران اَمریکہ کے شروع ہی سے دِلدادہ بلکہ غلام چلے آرہے ہیں حتی کہ بعض دفعہ تو حکمرانوں کی ترتیب یوں نظر آتی ہے کہ پبلک پر حکمران ''نامزد وزیر اعظم'' ہے اُس پر ''صدارتی نظام'' حکمران ہے اَور باطن میں ''اَمریکی سی آئی اے'' چنانچہ ہم بلند اَور آزاد فکر سے محروم ہیں۔بنگلہ دیش ہمارا ہی ٹکڑا ہے وہاں سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے طلباء بکثرت آنا چاہتے ہیں لیکن اُنہیں تعلیمی ویزا نہیں دیا جاتا یہ خارجہ کی ناسمجھی کی بھی مثال ہے۔

☆ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی حقیقت جاننا تو دُور کی بات ہے یہاں کی داخلہ پالیسی بھی فہم سے بالاتر ہے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ مُلک میں کیا ہورہا ہے اَور جو سمجھ میں آتا ہے وہ ناقابلِ بیان ہے۔ایک طبقہ حکومت پر سوار ہے اُس کے ہاتھ میں مُلک کی قسمت کی باگ دَوڑ ہے وہ اپنے مفاد کی خاطر سب کچھ کیے جارہا ہے۔

دَراصل خارجہ پالیسی کی مظبوطی کا مدار مُلک کی داخلہ پالیسی کی مضبوطی پر ہے۔ اِیران جو غیر ترقی یافتہ مُلک ہے اپنے عوام کے عزم، حوصلہ، ٹریننگ، اِخلاص اَور جانبازی............کی وجہ سے اَندرونی طور پر اِتنا مضبوط ہے کہ کوئی سپر پاور بھی اِس پر اَپنا قبضہ برقرار نہیں رکھ سکتی اَور وہ دھمکی دیتا ہے لیکن پاکستان میں حالات ایسے بنادیے گئے ہیں کہ یہاں ہر شخص صرف اپنی ذات اَور اپنے مفاد کو ترجیح دے رہا ہے اِسی میں مگن ہے اُسے اِیثار قربانی اَور جہاد کے جذبے سے عاری کر دیا گیا ہے حالانکہ جذبۂ جہاد کا مسلسل قائم رکھنا وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّااسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ (پارہ ۱۰ ) کی رُو سے فرض ہے جبکہ حکمران بھی فوجی ہیں اِن کے دَور میں تو سب کا ذوق کرکٹ کی طرف سے ہٹ کر جہاد کی طرف موڑ دینا ضروری تھا لیکن عوام کو گہری خوابِ غفلت میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔

اَگر مذکورہ بالا حکمِ قرانی پر عمل کیا جاتا تو اُس کا اَثر ہماری خارجہ پالیسی پر بھی اِسی قدر پڑتا اَور جس طرح ہم آج ہندوستان کی صرف دُگنی طاقت سے خائف ہیں اِس کے برعکس ہندوستان ہم سے خائف ہوتا۔ غرض کسی بھی طرف دیکھا جائے تو ہماری خارجہ پالیسی کمزور ہی نظر آرہی ہے اَور یہ کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔

☆ رہا ''پاکستان کا مستقبل'' تو مذکورہ بالا اَمریکہ کی ذہنی غلامی اَور ہندوستان سے اِظہارِ خوف بلکہ سلامتی کو خطرہ کا عام جملہ اَور جی ایم سیّد کے اِنڈیا بھیجے جانے اَور ہر جگہ پورے مُلک میں کسی نہ کسی طرح تفرقہ بازی کے فروغ وغیرہ کو سامنے رکھتے ہوئے ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ناگفتنی چیز وجود میں نہ آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حکام کو اِخلاص اَور حب اِسلام وحب الوطن دے۔

قسط : ۲۳

# اَنفاسِ قدسیہ

## قطبِ عالم شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین اَحمد صاحب مدنی رحمہ اللہ کی خصوصیات

﴿ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ بجنوری ﴾
فاضل دارُالعلوم دیوبند و خلیفہ مجاز حضرت مدنی رحمہ اللہ

۞ ۞ ۞

### سلسلۂ بیعت :

''بیعت'' کیا چیز ہے ؟ اِس کے متعلق حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے اِرشادِ گرامی تبرکًا پیش کرتا ہوں :

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مدراس کی تقریر میں اِرشاد فرمایا ہے :

''بیعت نام ہے اِس کا کہ شریعت کی کسی بات کے لیے عہد لیا جائے کہ وہ اِس اَمر کو اللہ کے حکم سے اَنجام دیں گے یا کسی خاص دینی مسئلے کا کہ وہ اُس پر عمل کریں گے۔''

جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بہت سے مواقع میں ایسا کیا ہے چنانچہ حدیبیہ کی لڑائی کے وقت جنابِ رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا تھا کہ اگر دُشمنوں سے مقابلہ کی نوبت آئی تو وہ بھاگیں گے نہیں بلکہ جب تک زندہ رہیں گے وہ دُشمنوں کا مقابلہ کریں گے اَور موت آجائے تو اُس کو اِختیار کریں گے اَور اِسلام کی بلندی کے لیے سر دَھڑ کی بازی لگادیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورہ فتح میں فرماتے ہیں :

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا. (الآیۃ)

''اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہوگیا جب آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر

رہے تھے پس اللہ کو معلوم تھا جو کچھ اُن کے دِلوں میں تھا، اِطمینان پیدا کر دیا اَور اُن کو فتح قریب عطا فرمائی۔''

اِس کے بعد آگے چل کر اِرشاد فرماتے ہیں :

بیعت کوئی نئی چیز نہیں ہے قرآن و اَحادیث سے بہت سے واقعات ذکر کیے گئے ہیں جن سے بیعت کا ثبوت ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے یہ سلسلہ اَب تک چلا آرہا ہے۔ بیعت اِس بات پر ہوتی ہے کہ شریعت کے حکموں کی تعمیل کریں گے اللہ کا ذکر کریں گے اَور شریعت پر چلیں گے اِسی کو ''بیعتِ طریقت'' کہا جاتا ہے۔ (ماخوذ اَز تقریر مدراس)

اِس جگہ جی چاہتا تھا متعدد آیات و اَحادیث کو پیش کر کے منکرینِ بیعت کے گمراہ کن اَقوال کی قلعی کھولی جاتی لیکن رسالہ کے طویل ہونے کا خوف ہے لہٰذا اَب ہم حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے طریقۂ بیعت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

**طریقۂ بیعت :**

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دَستور تھا کہ جب کوئی بیعت ہونے کا اِرادہ کرتا تو آپ اُس سے اِستخارہ کرنے کا فرماتے آخر میں یہ شدت ختم سی ہوگئی تھی لیکن طلباء کو ہرگز بیعت نہیں فرماتے تھے، عورتوں کو جب بیعت کرتے تو پردے سے بیعت فرماتے تھے، عورتیں علیحدہ مکان میں بند ہو جاتیں اَور اُن کے ہاتھ میں ایک لانبا کپڑا دیا جاتا تھا جس کا دُوسرا سرا حضرتؒ کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

مردوں کو بھی حضرتؒ تنہائی میں بیعت فرماتے تھے، اِس طرح پر کہ ایک لانبا کپڑا سب کے ہاتھوں میں ہوتا تھا کہ جس کا دُوسرا سرا حضرتؒ کے ہاتھ میں ہوتا تھا اَور سب باوضو ہوتے تھے اَور مندرجہ ذیل کلمات حضرتؒ اِرشاد فرماتے تھے اُن ہی الفاظ کو مرید ہونے والے حضرات دہراتے تھے۔

بعد خطبہ مسنونہ کے اِرشاد فرماتے :

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ O اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا.

کہیے: اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

گواہی دیتا ہوں میں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی عبادت کیے جانے کے قابل نہیں، اَکیلا ہے وہ کوئی اُس کا شریک نہیں اَور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اَور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اَور اُس کے رسول ہیں۔

اِیمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنی ذات اَور اپنی صفات میں اَور اپنے اَفعال میں اَکیلا ہے کوئی اُس کا ساجھی اَور شریک نہیں۔ اَور اِیمان لایا میں کہ حضرت محمد ﷺ اُس کے سچے رسول ہیں، جو کچھ اُنہوں نے فرمایا سب حق ہے۔ اَور اِیمان لایا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر اَور اُس کے سب پیغمبروں پر اَور اُس کی سب کتابوں پر اَور قیامت کے دِن پر اَور تقدیر پر۔ داخل ہوا میں دینِ اِسلام میں سچے دِل سے، بری اَور بیزار ہوں میں سب دینوں سے سوائے دینِ اِسلام کے، بیعت کی میں نے جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں پر بواسطہ اُن کے خلفاء کے، عہد کرتا ہوں کہ میں شرک نہ کروں گا، چوری نہ کروں گا، زِنا نہ کروں گا، کسی کو ناحق قتل نہ کروں گا، کسی پر بہتان نہ باندھوں گا، جہاں تک ہو سکے گا خدا اَور اُس کے رسول کی اِطاعت اَور فرماں برداری ہمیشہ ہمیشہ کرتا رہوں گا، اپنی طاقت بھر

گناہوں سے بچتا رہوں گا اَور اَگر کبھی گناہ ہوگیا تو بہت جلد توبہ کروں گا۔

توبہ کرتا ہوں میں اپنے سب گناہوں سے، اَگلے ہوں یا پچھلے، چھوٹے ہوں یا بڑے، ظاہر ہوں یا پوشیدہ جن کو میں جانتا ہوں اَور جن کو میں نہیں جانتا ہوں۔

اے اللہ تو سب کچھ سنتا ہے تو سب کچھ دیکھتا ہے تو سب کچھ جانتا ہے تجھ سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے تو گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اَور رحیم ہے تو بار بار توبہ قبول کرنے والا ہے اَور کریم ہے، میری توبہ قبول فرما اَور میرے گناہوں کو بخش دے۔

بیعت کی میں نے حسین اَحمد کے ہاتھوں پر طریقہ چشتیہ صابریہ اَور طریقہ چشتیہ نظامیہ اَور طریقہ نقشبندیہ اَور طریقہ قادریہ اَور طریقہ سُہروردیہ میں۔

اے اللہ! میری بیعت کو قبول فرما اَور مجھ کو اِن سلسلوں کے بزرگوں کے طفیل میں اپنی محبت اَور کامل اِیمان عطاء فرما اَور میرا خاتمہ اِیمان پر ہو اَور آخرت میں جنابِ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ ہو اَور آپ ﷺ کی شفاعت اَور جنت نصیب ہو۔''

اِس کے بعد دُعا مانگتے اَور کچھ نصیحت فرماتے اَور ذکر کے متعلق تسبیحاتِ ستہ تعلیم فرماتے اَور شجرۂ چشتیہ صابریہ رشیدیہ عنایت فرماتے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلماتِ بیعت آنحضرت ﷺ کی اَحادیث کا ترجمہ ہیں اَور اگر خوفِ طوالت نہ ہوتا تو اُن اَحادیث کو بھی یہاں نقل کردیتا جن کا یہ کلمات ترجمہ ہیں۔ (جاری ہے)

قسط : ۹

# پردہ کے اَحکام

﴿ اَز افادات : حکیم الامت حضرت مولانا اَشرف علی صاحب تھانوی ؒ ﴾

"پردہ" اِنسان کی فطری ضرورت ہے، سلیم الفطرت عورت کی حیاء وشرم کا طبعی تقاضا ہوتا ہے کہ اَپنوں کے سوا غیروں سے پردہ میں رہے بلکہ ایک حد تک اِنسان کا اپنے کو پردہ میں رکھنا اِنسانیت کا فطری تقاضا ہے۔

اِس مجموعہ میں حضرت حکیم الامت تھانوی ؒ کے جملہ اِفادات، ملفوظات، مواعظ، تصانیف فتاوی کو کھنگال کر پردہ سے متعلق جملہ ضروری مباحث کو عقل ونقل کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جس کو پڑھنے سے اَندازہ ہو سکے گا کہ واقعتاً پردہ اِنسان کی فطرت و عقل کا تقاضا ہے۔ نیز پردہ کی مشکلات، ضرورت کے مواقع، ایک گھر میں رہتے ہوئے پردہ کی دُشواریاں اَور اُس کا حل وغیرہ وغیرہ ضروری مباحث کو تفصیل سے اِس مجموعہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ نیز زینت اَور اُس کی اَحکام کی تفصیل، غیر عورتوں سے پردہ کی حد اَور اُن سے علاج کرانے سے متعلق ضروری ہدایات۔ اللہ پاک زائد سے زائد مسلمانوں کو اِس سے اِستفادہ کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔

## پردہ کے واجب ہونے کا دَار و مدار :

پردہ کا مدار فتنہ کے اَندیشہ پر ہے (یعنی پردہ کا) حکم فتنہ کے سبب سے ہوا تو جو حکم کسی علت کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ علت پائی جائے گی حکم بھی ضروری پایا جائے گا پس جب پردہ کا حکم خوفِ فتنہ کی علت سے ہوا تو جہاں فتنہ کا خوف و اَندیشہ ہوگا جیسے جوان عورت، اُس پر یہ حکم بھی ضرور واجب ہوگا، اگر نہ کرے گی تو واجب کی تارک اَور گنہگار ہوگی۔ اَلبتہ جہاں فتنہ کا اِحتمال نہ ہو جیسے ساٹھ ستر برس کی بڑھیا تو اُس پر یہ حکم بھی واجب نہیں۔

غیرمحرموں سے پردہ کا مدار فتنہ کے اَندیشہ پر ہے اَور ظاہر ہے کہ عورت کا چہرہ اُس کے بدن کا ممتاز حصہ ہے، غیرمحرموں کے سامنے اِس کے کھولنے میں بڑا فتنہ ہے اِس لیے حضراتِ فقہاء نے غیرمردوں کے سامنے عورت کو چہرہ کھولنے کی اِجازت نہیں دی۔ (اِمدادُالفتاوی ج ۴ ص ۱۸۰۔ مجالسِ حکیم الامت ص ۱۲۶)

### پردہ کے واجب ہونے کا مدار اَور محرم و نامحرم کی تعریف :

اَلغرض پردہ کے واجب ہونے کا مدار محرمیت (اَور فتنہ) پر ہے (یعنی جہاں فتنہ کا اِحتمال ہوگا وہاں پر واجب ہوجائے گا)۔ اَور ''محرم'' وہ رشتہ ہے جس سے اَبدًا (یعنی ہمیشہ کے لیے) نکاح حرام ہو خواہ نسب سے (جیسے ماں، بہن، بیٹی) یا مصاہرۃ سے (جیسے ساس، سسر) رضاع سے (یعنی دُودھ کے رشتہ سے) اَلبتہ بعض فقہاء نے زمانہ کے فتنوں کو دیکھ کر مصاہرۃ اَور رضاع سے خلوت میں بیٹھے رہنے کو منع کیا ہے۔ (بیان القرآن ص ۱۔۱۶ سورہ نور۔ مجالسِ حکیم الامت ص ۱۲۶)

### محرم کی تعریف :

شرعی محرم وہ ہے جس سے عمر بھر کسی طرح نکاح صحیح ہونے کا اِحتمال نہ ہو مثلاً باپ، بیٹا، بھائی یا اُن کی اَولاد یا بہنوں کی اَولاد اِن کے مثل جن جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ اَور جس سے عمر بھر کبھی بھی نکاح صحیح ہونے کا اِحتمال ہو وہ شرعًا محرم نہیں بلکہ نامحرم ہے۔ اَور جو حکم شریعت میں محض اَجنبی اَور غیر آدمی کا ہے وہی اِن کا ہے گو کسی قسم کا رشتہ قرابت کا بھی ہو مثلاً چچا یا پھوپھی کا بیٹا، ماموں یا خالہ کا بیٹا، دیور یا بہنوی یا نندوئی وغیرہ یہ سب نامحرم ہیں، اِن سے وہی پرہیز ہے جو نامحرم سے ہوتا ہے چونکہ ایسے رشتہ داروں سے فتنہ ہونا سہل ہے اِس لیے اَور زیادہ اِحتیاط کا حکم ہے۔ (اِصلاح الرسوم ص ۱۰۰)

### رضاعی بہن اَور جوان ساس سے پردہ :

اِس زمانہ میں علماء نے لکھا ہے کہ جوان دَاماد یا دُودھ شریک بھائی سے بھی اِحتیاط کرنی چاہیے بے محابا سامنے نہ جانا چاہیے، اِس کے متعلق واقعات ہوچکے ہیں۔ (العاقلات الغافلات ص ۳۵۱)

خوش دامن (یعنی ساس) سے فِیْ نَفْسِہٖ پردہ واجب نہیں لیکن للعارض شابتہ (جوان ساس) سے لکھا ہے۔فقہاء نے بعض محارم سے پردہ کرنا لکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ رضاعی بہن کے ساتھ تنہائی جائز نہیں۔(حسن العزیز)

پردہ کا حکم عارض کی وجہ سے دائمی ہے :

نقلی وعقلی مُسلَّمہ مسئلہ ہے کہ بعض اَحکام اَصلی ہوتے ہیں بعض عارضی مثلاً ہتھیار، گولی، بارُود کی تجارت کہ اَصل کے اِعتبار سے دُوسری تجارتوں کی طرح بلا کسی قید کے جائز ہونا چاہیے اَور یہ حکم اَصلی ہے لیکن اِس کے مضر نتائج پر نظر کر کے عوارِض کی بناء پر اِس میں لائسنس کی قید قانوناً لگادی گئی ہے۔اَور ایسے عوارض اگر متمد (گویا کہ دائمی) ہوں تو حکم بھی متمد (دائمی) ہوتا ہے اَور اگر محدود ہوں تو حکم بھی محدود ہوتا ہے مثلاً ہتھیار کی آزاد تجارت میں ہمیشہ نقصان کا اَندیشہ تھا وہاں کی ممانعت بھی دائمی ہمیشہ کے لیے ہوگی۔ یہاں (عورت کے حق میں) عوارض ومفاسد کا اِمتداد و اِشتداد (ہمیشگی و زیادتی) ظاہر ومشاہد ہے پس حکم بھی متمد ہوگا اِسی بناء پر فقہاء نے فسادِ زمانہ کی وجہ سے رضاعی بہن اَور جوان ساس کو غیر محارم کے مثل قرار دیا ہے اَور اِسی بناء پر صحابہؓ نے عورتوں کو مسجد میں حاضر ہونے سے منع فرمادیا تھا۔(اِمدادُ الفتاوی ج۴ ص۱۹۵ سوال نمبر۲۳۱)۔(جاری ہے)


ماہنامہ اَنوار مدینہ لاہور میں اِشتہار دے کر آپ اَپنے کاروبار کی تشہیر اَور دینی اِدارہ کا تعاون ایک ساتھ کر سکتے ہیں!

نرخ نامہ

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 1000 | اَندرون رسالہ مکمل صفحہ | | 2000 | بیرون ٹائٹل مکمل صفحہ |
| 500 | اَندرون رسالہ نصف صفحہ | | 1500 | اَندرون ٹائٹل مکمل صفحہ |

قسط : ۵

# مروجہ محفلِ میلاد

﴿ حضرت مولانا مفتی قاری عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ ﴾

اللہ تعالیٰ نے جامعہ مدنیہ لاہور کے سابق اُستاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی قاری عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء) کو اِحقاقِ حق اَور اِبطالِ باطل کا خاص ملکہ عطاء فرمایا تھا۔ آپ نے وعظ و تلقین اَور اِرشاد و نصیحت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف سے بھی دین کی خدمت و حفاظت کا فریضہ سراَنجام دیا اِس سلسلہ میں مشقتیں اَور صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ آپ کے تصنیفی مواد میں سے ''مروجہ محفلِ میلاد'' اپنے موضوع پر منفرد اَور تحقیقی کتاب ہے اِس کتاب کی اِفادیت کے پیش نظر اِسے نذرِ قارئین کیا جارہا ہے۔ (اِدارہ)

## اَکابرین و بزرگانِ دین کے واقعات سے بریلویوں کا اِستدلال اَور اُس کا جواب :

جب بریلوی حضرات قرآن و سنت اَور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اِس مروجہ محفلِ میلاد کو ثابت کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں تو پھر بعض بزرگوں کے واقعات کا سہارا لیتے ہیں۔

اِس سلسلے میں یہ اُصولی بات مدِّنظر رہنی چاہیے کہ بزرگوں اَور مشائخ کے اَقوال و اَفعال شرعی طور پر حجت نہیں ہوتے اَور نہ اِن سے کوئی مسئلہ ثابت ہوسکتا ہے چنانچہ حضرت خواجہ نظام الدین اَولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے جلیل القدر خلیفہ مولانا نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ نے اُن لوگوں سے فرمایا جو حضرت خواجہ صاحبؒ کے کسی فعل کو بطورِ اِستدلال پیش کرتے تھے۔

''شیخ کا قول حجتِ شرعیہ (شرعی دَلیل) نہیں۔ قرآن وحدیث سے دَلیل پیش کرنا چاہیے۔'' (اُردو ترجمہ اَخبارالاخیار ص۱۷۹)

اِسی طرح حضرت مجدد اَلفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

''صوفیاءِ کرام کا عمل کسی چیز کے حلال یا حرام ہونے میں سند اَور دَلیل نہیں ہے۔ ہمارے لیے یہ کافی ہے کہ ہم اِنہیں معذور قرار دے کر ملامت نہ کریں اَور اِن کے معاملے کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سپرد کردیں۔ اِس جگہ (حلال وحرام ہونے میں سند اَور دلیل کے لیے) اِمام اَبوحنیفہؒ، اِمام اَبو یوسفؒ اَور اِمام محمدؒ کا قول دَرکار ہے۔ اَبوبکر شبلیؒ اَور اَبوالحسن نوریؒ کا عمل معتبر نہیں ہے۔''[1]

اِس اُصولی جواب کے بعد عرض ہے کہ جن بزرگوں کے واقعات کا بریلوی حضرات سہارا لینا چاہتے ہیں اُن میں کسی بزرگ سے بھی ماہانہ محفلِ میلاد کا ثبوت اِس اَنداز میں نہیں ملتا جس اَنداز سے بریلوی حضرات اِلتزام کرتے ہیں اَور نہ ہی وہ کسی بزرگ سے یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ مروجہ محفلِ میلاد مسجد میں کسی بزرگ نے منعقد کی ہو یا مسجد میں محفلِ میلاد منعقد کرنے کا حکم دیا ہو۔

**حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی ایک عبارت سے بریلویوں کا اِستدلال اَور اُس کا جواب :**

بریلوی حضرات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی درجِ ذیل عبارت سے بھی اِستدلال کرتے ہوئے مروجہ محفلِ میلاد ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں :

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِیْ اَلْوَالِدُ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ سَنَةً مِّنَ السِّنِیْنَ شَیْءٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمِّصًا مَقْلِیًّا فَقَسَمْتُهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَأَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْهِ هٰذِهِ الْحِمِّصُ مُبْتَهِجًا بَشَّاشًا. (الدر الثمین ص ۴۰)

''بائیسویں حدیث: میرے والد نے مجھے خبر دی کہ میں حضور ﷺ سے تعلق کی بناء پر اُن کی وِلادت کے اَیام میں کھانا تیار کرتا تھا ایک سال مجھے کچھ میسر نہ ہوا کہ کھانا تیار کرسکوں سوائے بھنے ہوئے چنوں کے تو میں نے وہی لوگوں کے درمیان

---

[1] مکتوبات اِمام ربانی مجدد اَلف ثانیؒ دفتر اَوّل حصہ چہارم ص ۱۷۰۔

تقسیم کردیے۔ پھر میں نے حضور ﷺ کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ چنے آپ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اَور آپ خوش وخرم ہیں۔''

جواب :

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اِس مذکورہ بالا عبارت میں محفلِ میلاد کا سرے سے ذکر ہی نہیں۔ صرف یہ بات مذکور ہے کہ حضور ﷺ کی وِلادت باسعادت کے اَیام میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے والدِ ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کچھ صدقہ دیا کرتے تھے۔ اِس میں کسی قسم کا کوئی اِختلاف نہیں ہے جس کا جی چاہے اَور جتنا چاہے وہ حضور ﷺ کے لیے صدقہ کرسکتا ہے کہ اِس کا ثواب حضور ﷺ کو پہنچ جائے۔

ہم پہلے بارہا واضح کر چکے ہیں کہ اِختلاف اُس مروجہ محفلِ میلاد میں ہے جس کے لیے دعوت دے کر اَور بُلا کر لوگوں کو جمع کیا جاتا ہے پھر اِسے مخصوص طریقے سے سراَنجام دیا جاتا ہے اَور اِس میں کچھ دیر بعد یہ کہہ کر سب لوگ کھڑے ہوجاتے ہیں کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔

مروجہ محفلِ میلاد کی حقیقت ہم پہلے واضح طور پر عرض کر چکے ہیں۔ بہرحال صرف دھوکہ دینے کی خاطر مذکورہ بالا عبارت بریلوی حضرات بطورِ حوالہ پیش کردیتے ہیں حالانکہ اِس کا مروجہ محفلِ میلاد سے کوئی تعلق نہیں ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی ایک اَور عبارت سے اِستدلال اَور اُس کا جواب :

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک اَور کتاب میں اِرشاد فرماتے ہیں :

وَكُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ وِلَادَتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَذْكُرُوْنَ اِرْهَاصَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهٖ وَمُشَاهِدِهٖ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ فَرَأَيْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ الْاَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَذٰلِكَ

فَتَأَمَّلْتُ تِلْکَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُّهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِکَةِ الْمُوَکِّلِیْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَشَاهِدِ وَبِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَأَیْتُ یُخَالِطُهٗ اَنْوَارُ الْمَلَائِکَةِ اَنْوَارُ الرَّحْمَةِ .(فیوض الحرمین ص ۸۰)

''اَور میں اِس سے پہلے مکہ معظّمہ میں حضور ﷺ کی جائے پیدائش میں بروز وِلادت باسعادت حاضر تھا اَور لوگ حضور ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اَور آپ کے اُن معجزات کا ذکر کررہے تھے جو وِلادت باسعادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے یا آپ کی بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے۔ تو میں نے دیکھا کہ اَچانک بہت سے اَنوار ظاہر ہوئے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ اِن کو جسمانی آنکھوں سے دیکھا اَور نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ صرف رُوح کی آنکھوں سے اِن کا مشاہدہ کیا، واللہ اعلم! میں نے اِن اَنوار کے متعلق بھی غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور اُن فرشتوں کا ہے جو ایسی مجالس اَور مشاہد پر موکل اَور مقرر ہیں اَور میں نے دیکھا کہ اَنوار ملائکہ اَور اَنوارِ رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔''

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی اِس عبارت سے مروجہ محفلِ میلاد ثابت کرنا بھی ایک مغالطہ سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ اِس عبارت سے صرف اِتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ لوگ حضور ﷺ کی وِلادت باسعادت کے روز آپ کی جائے پیدائش میں جہاں آج کل ایک قبہ بنا ہوا ہے جمع ہوگئے تھے۔ یہ جمع ہونا مروجہ محفلِ میلاد منعقد کرنے کے لیے نہ تھا بلکہ حضور ﷺ کی پیدائش کے مقدس ومتبرک مقام کی زیارت کے لیے لوگ آجارہے تھے۔ اِسی طرح ایک اِتفاقیہ اِجتماع ہوگیا اَور اِس مناسبت سے کہ وہ متبرک جگہ حضور ﷺ کی جائے پیدائش ہے، لوگ وِلادت باسعادت کے واقعات کا ذکر کررہے تھے اَور درود شریف بھی ہر شخص اپنے طور پر پڑھ رہا تھا، اِتنی بات میں کسی کا اِختلاف نہیں ہے۔ چنانچہ ہمارے ایک بہت بڑے عالم مولانا اَشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں :

''وہ محفل میلاد جس میں قیودِ مروجہ متعارفہ میں سے کوئی قید نہ ہو، نہ قید مباح نہ قید مکروہ، سب قیود سے مطلق ہو مثلاً کچھ لوگ اِتفاقاً جمع ہو گئے کسی نے اِن کو اہتمام کر کے نہیں بُلایا کسی اَور (دُوسری) مباح (جائز) ضرورت سے بُلائے گئے تھے۔ اِس مجمع میں خواہ کتاب سے یا زبانی حضور پرنور سرورِ عالم فخر آدم ﷺ کے حالاتِ شریفہ (وِلادت کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات وغیرہ) اَور دیگر اَخلاق وشمائل ومعجزات وفضائلِ مبارکہ صحیح صحیح روایات سے بیان کیے گئے اَور اَثناءِ بیان میں اگر ضرورت اَمر بالمعروف و بیانِ اَحکام کی دیکھی جاوے تو اِس میں بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ یا اَصل اِجتماع اِستماعِ وعظ واَحکام (وعظ سننے کے لیے) اَور اِس کے ضمن میں اِن وقائع شریفہ (وِلادت باسعادت کے واقعات) وفضائل کا بیان بھی آ گیا، یہ وہ صورت ہے کہ بلا نکیر (بلا اِنکار) جائز بلکہ مستحب وسنت ہے۔'' [۱]

یہ اِجتماع جس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے شرکت فرمائی تھی، مروجہ محفلِ میلاد سے کوئی تعلق نہیں رکھتا کیونکہ : (۱) دعوت دے کر اَور بُلا کر لوگوں کو جمع نہیں کیا گیا تھا (۲) اِس میں بصورتِ اَشعار کچھ نہیں پڑھا گیا (۳) اِس میں کسی قسم کی اِسراف وفضول خرچی کا اِرتکاب نہیں کیا گیا تھا (۴) اِس میں قیام بھی نہ تھا کہ سب لوگ کچھ دیر بعد یہ سمجھتے ہوئے کھڑے ہو گئے ہوں کہ اَب حضور ﷺ تشریف لے آئے ہیں (۵) اِس میں کھانے، پینے، شیرینی وغیرہ کا اہتمام بھی نہیں کیا گیا تھا (۶) محفل میلاد منعقد کرنے کے لیے لوگوں کا اِجتماع نہیں ہوا تھا بلکہ آپ کی پیدائش کی متبرک ومقدس جگہ کی زیارت کے لیے بغیر بُلائے ہوئے اَز خود لوگ جمع ہو گئے تھے۔

گویا مروجہ محفل میلاد کی کوئی بات بھی اِس میں نہیں پائی جاتی ہے، صرف دھوکہ دینے اَور مغالطہ میں مبتلا کرنے کے لیے ایسے حوالجات پیش کیے جاتے ہیں۔ (جاری ہے)

[۱] اِصلاح الرسوم ص ۱۲۱

قسط : ۵

# سیرت خلفائے راشدینؓ

﴿ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ ﴾

## خلیفہ رسول اللہ حضرت اَبوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

**ایک مفید تبصرہ :**

مہاجرین رضی اللہ عنہم کی جماعت نے قبلِ ہجرت کیسے کیسے ظلم کفارِ مکہ کے برداشت کیے اَور اُن کے پائے اِستقامت کو ذرا لغزش نہ ہوئی اَور واقعات کو دیکھ کر ایک کافر بھی یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور و مضطرب ہوجاتا ہے کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں کچھ ایسے غیر معمولی صفاتِ کاملہ جمع تھے کہ لوگ اُن پر اَپنی جانیں نثار کرتے تھے اَور جو ایک مرتبہ اُن کے حلقہ غلامی میں داخل ہوجاتا تھا پھر وہ کسی طرح نکلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ ظلم و ستم کے پہاڑ اُن پر توڑے جاتے تھے اَور اِس بے دردی اَور بے رحمی سے ستائے جاتے تھے کہ آج اُن واقعات کو کتابوں میں پڑھ کر بدن کانپ اُٹھتا ہے، تیرہ برس تک اِن مظالم سے سابقہ رہا مگر کسی نے دینِ اِسلام کو ترک نہ کیا۔

اَسیرش نخواہد رہائی زبند
شِکارش نخواہد خلاص از کند

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مظالم اَور مصائب کی طویل داستان میں سے کچھ بطورِ نمونہ بیان ہو چکا، اَب ذرا دُوسرے مہاجرین رضی اللہ عنہم کے مظالم بھی کچھ قدر قلیل سنو جن میں زیادہ تر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کیے ہوئے غلام ہیں۔

**حضرت بلالؓ :**

حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر یہ ظلم کیا گیا کہ ٹھیک دوپہر میں تپتی ہوئی ریت پر برہنہ کر کے

لٹائے جاتے اَور پتھر کی وزنی چٹان جو دھوپ میں تپ کر مثلِ آگ کے ہو جاتی تھی اُن کے سینے پر رکھی جاتی اَور اُن سے کہا جاتا اِسلام سے باز آجاؤ ورنہ اِسی طرح تکلیف دے دے کر مار ڈالے جاؤ گے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اِس کے جواب میں اَحَدٌ اَحَدٌ ۲ کا نعرۂ مستانہ لگاتے اَور ذرا آہ و بکا نہ کرتے، گویا اُن کو اِسی میں مزہ ملتا تھا۔ پہلی مرتبہ جب اِس گرم ریت سے اُٹھائے گئے تو سارا جسم ایک آبلہ تھا، دُوسرے دِن پھر اُنہیں آبلوں پر اِسی تپتی ہوئی ریت کے اُوپر لٹائے گئے اَور ویسی ہی تپتی ہوئی چٹان سینے پر رکھی گئی وہ آبلے ٹوٹے ہوں گے اَور اُن میں گرم ریت نے جو لطف دیا ہوگا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے سوا کس کی قسمت تھی کہ اِس لطف سے بہرہ اَندوز ہوتا۔ پھر لطف پر لطف یہ تھا کہ جب اِس تپتی ہوئی ریت سے اُٹھائے جاتے تھے تو گلے میں رَسی باندھی جاتی اَور بدتمیز لڑکوں کے حوالے کیے جاتے کہ تمام شہر میں گھسیٹتے ہوئے لے جائیں اِس حالت میں بھی وہی نعرہ زبان پر ہوتا تھا اَحَدٌ اَحَدٌ

## حضرت خباب بن اَرت رضی اللہ عنہ :

حضرت خباب بن اَرت رضی اللہ عنہ پر سب سے بڑا ظلم یہ کیا گیا کہ ایک دِن کوئلے دَہکائے گئے اَور اِن کو دَہکتے ہوئے کوئلوں پر چت لٹایا گیا اَور ایک شخص سینے پر پاؤں رکھے رہا کہ ہٹنے نہ پائیں تمام پیٹھ جل گئی، مدتوں کے بعد حضرت فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے اِس ظلم کا تذکرہ ہوا تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اَپنی پیٹھ اُن کو کھول کر دِکھائی، ساری پیٹھ سفید تھی گویا سفید داغ تھے۔

## حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ :

حضرت عمار اَور اُن کے والد یاسر رضی اللہ عنہم یہ دونوں بھی گرم ریت پر لٹائے جاتے اَور اِس قدر مار اُن سنگ دِلوں کے ہاتھ سے اِن پر پڑتی کہ بے ہوش ہو جاتے۔ حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اِسی ظلم سے جاں بحق ہو گئے۔

## حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ :

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرتِ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ وہ ظلم کیا گیا کہ

غیرتِ اِنسانی اِس پر ہمیشہ ماتم کرے گی اِن کے پاؤں دو اُونٹوں کے پاؤں میں باندھے گئے اَور اُن کو مختلف سمتوں میں بھگایا گیا پھر اَبوجہل نے ایک نیزہ اِن کی شرمگاہ میں ایسا مارا کہ وہ شہید ہوگئیں۔

حضرت صُہَیبْ رُومیؓ :

حضرت صُہیب رُومی رضی اللہ عنہ پر اِس قدر مار پڑتی کہ اِن کے حواس مختل ہوجاتے جب اِن کی ہجرت کا وقت آیا تو کفارِ مکہ نے اِن سے کہا کہ اَپنا مال و اَسباب سب یہیں چھوڑ دو تو تمہیں جانے دیں گے اِنہوں نے بخوشی اِس کو منظور کرلیا۔

حضرت اَبوفکیہہؓ :

حضرت اَبوفکیہہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں رَسی باندھی گئی اَور گھسیٹے گئے اَور تپتی ہوئی ریت پر لٹائے گئے ایک روز اُمیہ نے اِس زور سے اِن کا گلا گھونٹا لوگ سمجھے کہ دم نکل گیا۔ ایک دفعہ اِن کے سینے پر اِتنا وزنی پتھر رکھا گیا کہ اِن کی زبان نکل پڑی۔

حضرت زُنیرہؓ :

حضرت زُنیرہ رضی اللہ عنہا کو اَبوجہل نے ایک روز اِس قدر مارا کہ اِن کی دونوں آنکھیں پھوٹ گئیں۔

ایں قصہ غم بسے دَراز اَست

یورپ کا مشہور اَور متعصب مؤرخ گبن مہاجرین رضی اللہ عنہم کے اِس صبر و اِستقامت کے تذکرہ میں لکھتا ہے :

''اِس صورت میں کوئی یقین کرسکتا ہے کہ ایسے شخصوں نے ایذائیں سہیں اَور ملک سے جلاوطنی گوارا کی اَور اِس سرگرمی سے اِس کے پابند ہوئے اَور یہ سب اُمور ایک ایسے شخص کی خاطر ہوئے ہوں جس میں ہر طرح کی برائیاں ہوں اَور اِس مسلسل فریب اَور سخت عیاری کے لیے ہوں جو اِن کے تربیت کے بھی خلاف ہوں

اَور اِن کے اِبتدائی زندگی کے تعصّبات کے بھی مخالف ہو، اِس پر یقین نہیں ہوسکتا یہ خارج اَز حیطۂ اِمکان ہے۔

عیسائی اِس بات کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمد (علیہ السلام) کے مسائل نے اِس درجہ نشۂ دینی اِس کے پیروؤں میں پیدا کیا کہ جس کو عیسیٰ کے اِبتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے اَور اُس کا (یعنی جناب رسالت مآب علیہ السلام) کا مذہب اِس تیزی سے پھیلا کہ جس کی نظیر دینِ عیسوی میں نہیں چنانچہ نصف صدی سے کم میں اِسلام بہت سے عالیشان اَور سرسبز سلطنتوں پر غالب آگیا یعنی عیسیٰ کو سولی پر لے گئے تو اُس کے پیرو بھاگ گئے اَور اَپنے مقتداء کو موت کے پنجے میں چھوڑ کر چل دیے۔ اگر بالفرض اِس کی حفاظت کرنے کی اُن کو ممانعت تھی تو اُس کی تشفی کے لیے تو موجود رہتے اَور صبر سے اُس کے اَور اَپنے اِیذا رسانوں کو دھمکاتے برعکس اِس کے محمد (علیہ السلام) کے پیرو اَپنے مظلوم پیغمبر کے گرد و پیش رہے اَور اُس کے بچاؤ میں اَپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کُل دُشمنوں پر اُس کو غالب کر دیا۔'' (آیاتِ بینات حصہ فدک)

دیکھو یہ نصرانی مؤرخ باوجود اِس تعصب کے جو اِن لوگوں کو دینِ اِسلام سے ہے، اَصحابِ مہاجرین رضی اللہ عنہم کی اِس بے نظیر اِستقامت کو دیکھ کر آنحضرت علیہ السلام کی صداقت کا کس طرح اِعتراف کر رہا ہے اَور آپ کی ذاتِ پاک میں فریب وعیاری اَور کسی قسم کی برائی کا پایا جانا خارج اَز حیطۂ اِمکان (یعنی ناممکن) قرار دیتا ہے اِسی طرح یورپ کے اَور مؤرخوں نے بھی لکھا ہے۔

واقعی عقلمندوں اَور راست بازوں کی جماعت کا کسی ایسے شخص کی پیروی میں اِس قدر مصائب ومظالم کا برداشت کرنا جو بچپن سے اُن کے درمیان میں رہا جس کی زندگی کا ہر لمحہ اُن کی نظر کے سامنے گزرا، اُس شخص کی صداقت کی بہترین دلیل ہے، اِس لیے قرآنِ مجید میں مہاجرین رضی اللہ عنہم کے مصائب حق تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ کہیں فرمایا : اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ اَور کہیں یُقَاتِلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا اَور وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وغیرہ۔ (جاری ہے)

قسط : ۲

# اِسلامی صکوک (SUKUK) : تعارف اَور تحفظات

﴿ حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہم ﴾

موجودہ دَور کے اِقتصادی نظام کو اِسلامی دائرے میں لانے کے لیے اِسلامی بینکنگ اَور اِسلامی اِنشورنس ( تکافل ) کے علاوہ اِسلامی صکوک کے نام سے مالی سندات رائج کیے گئے ہیں۔ اِسلامی بینکنگ اَور اِسلامی اِنشورنس سے تو بہت سے لوگ واقف ہوں گے لیکن ہمارے مُلک میں اَبھی اِسلامی صکوک کا وہ غلغلہ نہیں ہے جو عرب علاقوں میں ہے۔ اُردو زبان میں ہمیں اِس موضوع پر کوئی مواد نہیں مِلا جبکہ عربی اَور اَنگریزی میں اِسلامی صکوک پر بہت کچھ مواد موجود ہے۔ ہم مولوی اُسامہ حفظہ اللہ کے ممنون ہیں جنہوں نے اِس موضوع پر بڑی وافر مقدار میں عربی اَور اَنگریزی مواد بہم پہنچایا۔ اِسی طرح اَور ساتھیوں سے بھی اِس موضوع پر کچھ کتابیں ملیں۔ اِس مضمون کی تیاری میں اِن حضرات کا اِس طرح سے بڑا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اِن حضرات کو اَجرِ عظیم عطا فرمائیں اَور اِس بندے کی کوشش کو بھی شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ اَنوارِ مدینہ میں شائع کرنے کے لیے صرف اُردو ترجمہ دیا جارہا ہے اِس مضمون کو علیحدہ سے شائع کرنے کا بھی اِرادہ ہے اُس میں اَصل عبارتیں بھی ساتھ ہوں گی، اِنشاء اللہ۔

اِسلامی بینکنگ اَور اِسلامی اِنشورنس کی طرح اِسلامی صکوک کے بارے میں ہمارے کچھ تحفظات ہیں جن کو ہم آخر میں بیان کریں گے۔

## پاکستان میں صکوک سازی اَور صکوک کا اِجراء :

میزان بینک کے محمد حارث SUKUK CASE STUDIES کے عنوان سے

لکھتے ہیں :

(۱) جون ۲۰۰۲ء میں ستارہ کیمیکل اِنڈسٹریز نے اپنے سوڈا کاسٹک پلانٹ کی توسیع کے لیے 360 ملین روپے کی مالیت کے صکوکِ مشارکہ جاری کیے۔

(۲) جنوری ۲۰۰۵ء میں حکومتِ پاکستان نے 600 ملین ڈالر کے صکوکِ اِجارہ جاری کیے۔حکومتی اِدارہ نیشنل ہائی وے (NHA) کے اَثاثے کو اِن صکوک کی بنیاد بنایا گیا۔

(۳) دسمبر ۲۰۰۶ء میں ستارہ کیمیکل اِنڈسٹریز نے 625 ملین روپے کی مالیت کے مشارکہ اِستصناع، اِجارہ کے صکوک (HYBRID SUKUK) جاری کیے۔

کچھ دیگر ملکوں میں صکوک کا اِجراء :

گلوبل اِنویسٹمنٹ ہاؤس کے شائع کردہ مقالے میں ہے :

صکوک کی مارکیٹ کا ظہور ۲۰۰۲ء میں ہوا جب ملیشیا کی حکومت نے 600 ملین ڈالر کے صکوک جاری کیے۔ اِس کے بعد بحرین نے مقامی حکومتی اَور معین نرخ کے اِجارے کے اَور سلم کے صکوک جاری کیے۔

۲۰۰۱ء سے لیکر ۲۰۰۷ء تک صکوک کی کل مالیت کے اِعتبار سے متحدہ عرب عمارات کو سب پر فوقیت حاصل تھی۔ پوری دُنیا کے صکوک کے اِجراء میں اِس کا حصہ 36.2 فیصد تھا۔ اِسی مدت میں ملیشیا کا حصہ 32.1 فیصد تھا حالانکہ ملیشیا کے صکوک کی تعداد 137 تھی جبکہ متحدہ عرب اَمارات کے صکوک کی تعداد صرف 29 تھی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ۲۰۰۶ء اَور ۲۰۰۷ء میں چند ایک بہت بڑے حجم کے صکوک کے اِجراء نے متحدہ عرب اَمارات کو ملیشیا سے آگے بڑھایا۔ اِن کی چند مثالیں یہ ہیں: 352 بلین ڈالر کے نخیل صکوک، 3.5 بلین ڈالر کی مالیت کے PCFC صکوک اَور 2.5 بلین ڈالر کی مالیت کے ایلڈر پراپرٹی (ALDAR PROPERTIES) صکوک۔

صکوک کی بہت سی پیشکشیں حکومتوں کی جانب سے ہوئیں خاص طور سے خلیجی ریاستوں میں

اَور ملیشیا میں۔ اِن میں سے ایک بحرین حکومت کا صکوک پروگرام تھا جو ۲۰۰۱ء میں شروع ہوا۔ دُوسرا قطر گلوبل صکوک کا تھا جو ۲۰۰۳ء میں ہوا اَور جس میں 700 ملین ڈالر حاصل کیے گئے۔ حکومتی صکوک کی ایک قابلِ ذکر اَور رہنما مثال وہ ہے جو جرمنی کے ایک صوبے سیکسنی اَین ہالٹ ( SAXONY ANHALT ) کی حکومت نے ۲۰۰۴ء میں جاری کیے اَور اِن کے ذریعہ اُس نے مشرقِ وسطی اَور یورپ کے سرمایہ کاروں سے 100 ملین یورو حاصل کیے۔ یہ صکوک پانچ سال کے لیے تھے اَور اِن کی بنیاد ڈینمارک کے ایک وقف کے قبضہ میں موجود حقیقی جائداد پر تھی۔

اِدارے خواہ پبلک ہوں یا پرائیویٹ اُن کی جانب سے بھی صکوک کے اِجراء میں بڑی تیزی سے اِضافہ ہوا۔ ۲۰۰۳ء میں اُن کا حجم 0.4 بلین ڈالر تھا جبکہ ۲۰۰۶ء میں وہ بڑھ کر 9.9 بلین ڈالر تک جا پہنچا۔ اِداروں کے (CORPORATE) صکوک کی ایک اَور مثال سعودی عرب کے پیٹرو کیمیکل کے ایک بڑے تجارتی اِدارے سابک (SABIC) کی ہے جس نے ۲۰۰۶ء میں 800 ملین ڈالر کی مالیت کے صکوک کا اِجراء کیا اَور ایک ملیشیا کی کمپنی جیماہ اِنرجی وینچرز ( JIMAH ENERGY VENTURES ) نے 1.27 بلین ڈالر کی مالیت کے صکوک کا اِجراء کیا۔

۲۰۰۶ء ہی میں دبئی پورٹس ورلڈ (DUBAI PORTS WORLD) نے اِن دو سے بھی کہیں زیادہ 3.5 بلین ڈالر کی مالیت کے صکوک کا اِجراء کیا۔

اِجارے کی بنیاد پر صکوک زیادہ مقبول رہے اَور اَب بھی مقبول ہیں لیکن بعد میں مشارکہ اَور وکالہ کی بنیاد پر بھی صکوک کا اِجراء کیا گیا مثلاً کویت میں 125 ملین ڈالر کی مالیت کے لاگون سٹی (LAGOON CITY) مشارکہ صکوک جاری کیے گئے اَور متحدہ عرب اَمارات میں 50 ملین ڈالر کے بخاطر سرمایہ کاری صکوک جاری کیے۔

برطانیہ اَور اَمریکہ میں بھی بعض اِداروں نے پچھلے چند سالوں میں صکوک کا اِجراء کیا۔

عالمی بینک (WORLD BANK) نے بھی ۲۰۰۵ء میں 200 ملین ڈالر کی مالیت کے صکوک جاری کیے گئے۔

## صکوک کی اَقسام

AAOIFI کے تیار کردہ معاییر شرعیہ (SHARIA STANDARDS) کے مطابق جو صکوک جائز ہیں اُن کی چودہ (۱۴) قسمیں ہیں۔ مارکیٹ میں وہ سب رائج نہیں بلکہ بعض تو ایسی ہیں کہ شاید کبھی اِستعمال ہی نہ ہوں اَور محض تاریخی دلچسپی کی چیز ہی بنی رہیں۔ وہ اِقسام یہ ہیں :

**(۱) اعیانِ موجرہ (کرایہ پر دی ہوئی اَشیاء) میں ملکیت کے صکوک :**

اِن کی دو صورتیں ہیں :

**پہلی صورت :**

زید کے پاس ایک مکان ہے جو اُس نے کرایہ پر دیا ہوا ہے یا کرایہ پر دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اِسی زید کو کاروبار چلانے کے لیے دس لاکھ روپے کی ضرورت ہے۔ اُس کے پاس نقد رقم نہیں ہے اَلبتہ اِس کا مکان بھی دس لاکھ کی مالیت کا ہے۔ زید خود مکان کے سو حصے فرض کرتا ہے اَور ہر حصے کے مقابل ایک رسید یا سند یا صک تیار کرتا ہے۔ ہر ایک صک کی قیمت وہ دس ہزار طے کرتا ہے اَور لوگوں کو یہ صکوک خریدنے کی ترغیب دیتا ہے وہ رسید پر یہ لکھتا ہے :

> ''اِس رسید و صک کا حامل اِس مکان کے سویں (۱۰۰/۱) حصے کا مالک ہوگا اَور اِسی طرح مکان سے حاصل ہونے والے کرایہ کے ۱۰۰/۱ حصے کا مالک ہوگا۔ اَور اگر مکان کو کچھ نقصان پہنچا تو مالک ہونے کی وجہ سے اپنے حصے کے بقدر نقصان بھی اُٹھائے گا۔''

پھر اِس میں یہ بھی مذکور ہے کہ

> ''اِس صک کی مدت دس سال ہے اَور دس سال پورے ہونے پر زید خریدار یعنی حاملِ صک سے وہ صک واپس خرید لے گا۔''

صکوک الاجارۃ کے مصنف حامد بن حسن نے یہ مثال ذکر کی ہے :

**تقوم شركة النقل البحرى والمالكة لناقلة بترول موجرة على شركة ارامكو السعودية لمدة عشر سنوات باجرة مقدارها خمسة عشر مليون ريال سنويا.**

**تقوم شركة النقل البحرى بتقسيم ملكية هذه الناقلة الى مليون صك قيمة كل صك منها مائة ريال، يمثل كل صك منها جزء ا من مليون جزء من ملكية الناقلة.**

**عليه فان حملة الصكوك يستحقون ما تدفعه شركة ارامكو السعودية من اجرة سنوية ويكون لملاك الصكوك غنم هذه الناقلة وعليهم غرمها.**

''بحری حمل و نقل کی کمپنی نے پٹرول کی حمل و نقل کے لیے سعودی آرامکو کو اپنا ایک جہاز دس سال کے لیے کرایہ پر دے رکھا ہے اَور سالانہ کرایہ پندرہ ملین ریال مقرر ہے۔ حمل و نقل کی کمپنی کو ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے، وہ خود اِس جہاز کی ملکیت کی ایک ملین (دس لاکھ) رسیدیں یا صکوک تیار کرتی ہے اَور ہر ایک صک کی قیمت ایک سو ریال طے کرتی ہے۔ جو لوگ یہ صکوک خریدتے ہیں وہ ہر صک کے مقابلہ میں اُس جہاز کے دس لاکھ میں سے ایک حصہ کے مالک ہو جاتے ہیں اَور آرامکو سے ملنے والے کرایہ میں سے ۱۵ ریال کے بھی حقدار ہوتے ہیں اَور اگر کچھ نقصان پیش آئے تو اِسی کے بقدر وہ نقصان بھی برداشت کریں گے۔''

**دُوسری صورت :**

زید خود اپنے مکان کی تصکیک (صکوک سازی) نہ کرے اَور خود صکوک کو فروخت نہ کرے بلکہ کسی اِسلامی بینک یا سرمایہ کاری کے اِدارے کو یہ کام سونپ دے۔ اَور اِسی طرح زید یہ بھی اُس بینک یا

اِدارے کی ذمہ داری میں دیدے کہ کرایہ دار سے اُجرت وصول کرے اَور دیکھ بھال (maintenance) کے اخراجات منہا کر کے باقی کرایہ حاملینِ صکوک میں تقسیم کردے۔ اِس کام پر اِسلامی بینک زید سے اُجرت وصول کرے گا۔

**(۲) معین اَشیاء کے منافع (Usufructs) کی ملکیت کے صکوک :**

**پہلی صورت :**

ایک جائیداد کا مالک اُس جائیداد کی منفعت کے ایک جیسے اَجزاء بناتا ہے، اُن میں سے ہر جزو کی نمائندگی ایک صک کرتا ہے جس پر اُس منفعت کی تملیک کے اَحکام تحریر ہوں مثلاً نفع اُٹھانے کی مدت، اُس کا طریقہ، اُس کی قیمت وغیرہ۔ پھر اِن صکوک کو عام فروخت کے لیے پیش کیا جائے۔

**مثال : ان یقوم مالک برج سکنی، اومنتجع سیاحی فیه مائة وحدة سکنیة بتقسیم الانتفاع بکل وحدة سکنیة الی خمسین حصة تمثل کل حصة منها منفعة سکنی هذه الوحدة السکنیة لمدة أسبوع من کل عام ، وعلیه فیتحصل من ذالک خمسة آلاف صک یمثل کل منها منفعة سکنی وحدة سکنیة معینة، من برج او منتجع معین، لمدة أسبوع من کل عام لمدة عشرین عاما، وقیمة کل صک عشرون الف ریال، تدفع مقدمة، أو مقسطة، أو مؤخرة الی أجل محدد، ثم تطرح هذه الصکوک للاکتتاب فیها .**

''کسی رہائشی ہوٹل یا کسی سیاحتی مقام جس میں سو علیحدہ علیحدہ رہائشی کمرے یا اکائیاں ہوں۔ اُس کا مالک ہر ایک کمرے سے اِنتفاع کے پچاس حصے کرے اَور اُن میں سے ہر ایک حصہ سال کے ایک ہفتہ کی رہائشی منفعت کی نمائندگی کرے۔ اِس طرح پانچ ہزار صکوک حاصل ہوں گے اَور ہر صک سال میں ایک ہفتے (سات

دِن ) کی رہائشی منفعت کی اکائی کی نمائندگی کریگا۔صکوک کی کل مدت بیس سال ہو۔ ہر صک کی قیمت بیس ہزار ریال ہو جو ایڈوانس یا قسطوں میں یا کچھ مدت کے اُدھار پر وصول کی جائے پھر یہ صکوک عام فروخت کے لیے پیش کیے جائیں۔''

دُوسری صورت :

مستاجر یعنی جو کسی شے یا اَشیاء کو کرایہ پر لیکر اُس کے منافع کا مالک بن گیا ہو وہ اِس کے منافع کو مساوی قیمت کے صکوک میں تقسیم کر دے پھر اُن کو فروخت کرے۔اِس کی مثال یہ ہے :

**ان تقوم شركة استثمار اسلامية باستئجار مجموعة أبراج سكنية عددها عشرون برجا من مالكها لمدة عشرين عاما، ثم تقوم بتمثيل منفعة سكنى كل وحدة سكنية لمدة زمنية معينة فى صک، وتقوم بطرحها للاكتتاب العام، فيكون مالک الصک مستحقا لمنفعة الوحدة السكنية التى يمثلها الصک طوال المدة الزمنية المحددة فيه بالسكنى أو اعادة التأجير أو الهبة ، وهو ما يسمى تداول الصک.**

''سرمایہ کاری کی کوئی اِسلامی کمپنی بیس سال کے لیے بیس ہوٹل اُن کے مالکوں سے کرایہ پر لے لے۔ پھر وہ کمپنی ہر ایک رہائشی اکائی کی ایک متعین مدت کی منفعت کا ایک صک بنا دے۔ اَب جو صک خریدے گا وہ ایک رہائشی اکائی کا مذکورہ متعین مدت کے لیے مذکورہ قیمت کے عوض حق دار ہوگا اَور چاہے تو خود رہے یا کسی کو ہبہ کرے یا آگے کسی کو اُجرت پر دے۔''

(۳) وہ جائیداد جو ذمہ میں ہو اُس کے منافع کی ملکیت کے صکوک :

سرمایہ کاری اَور ترقیاتِ اَراضی کی کوئی کمپنی رہائشی اکائیوں کی منصوبہ بندی کرے اَور پوری

تفصیل ذکر کرے کہ وہ ایسی ایسی ہوں گی پھر اُن سے اِنتفاع کی ملکیت کی نمائندگی کرنے کے لیے مساوی قیمت کے صکوک بنائے جن میں اِنتفاع کی مدت کا بیان ہو اَور اُس کی اِبتداء اَور اِنتہاء کی تاریخ درج ہو۔

(۴) کسی متعین اِدارے کی خدمات کی ملکیت کے صکوک :

کوئی اِدارہ اپنی خدمات کو صکوک کی صورت میں پیش کرے، صکوک میں خدمات کی مکمل تفصیل ذکر ہو، صک کا خریدار اس اِدارے کی خدمات میں سے ایک حصہ سے نفع اُٹھانے کا مالک ہوگا۔

**ان تکون جامعة فی حاجة الی سیولة لتمویل بناء موافق أو نحو ذلک من المشروعات، فتقوم بطرح صکوک ملکیة منافع، یمثل کل صک من هذه الصکوک منفعة الدراسة لمدة عشر ساعات جامعیة فی تخصصات معینة، ویتم بیان ما تشتمل علیه هذه الساعات. کساعات معملیة، ونحو ذلک من التفصیلات. علی ان تکون هذه الساعات مستحقة فی العام الجامعی ۱۴۳۰ الی العام ۱۴۳۵ علی سبیل المثال.**

**فتکون الجامعة قد حققت الحصول علی السیولة اللازمة لتمویل مشروعاتها. والمکتتب فی هذه الصکوک قد استحق منفعة التعلیم الجامعی بسعر مناسب.**

''ایک یونیورسٹی کو اپنے کسی شعبے کی تعمیر کے لیے رقم کی ضرورت ہے۔ وہ اِس کے لیے منافع کی ملکیت کے صکوک جاری کرتی ہے۔ اُن میں سے ہر ایک صک کی متعین تخصص کے مثلاً دس لیکچر میں حاضری کے حق کا ذکر ہے اَور یہ کہ وہ مثلاً ۲۰۱۱ء سے ۲۰۱۵ء تک کسی بھی سال میں اِن لیکچروں سے اِستفادہ کر سکتا ہے۔ اِس کے

علاوہ بھی جو تفصیل ضروری ہو وہ صکوک پر تحریر ہو۔ اِس طرح سے یونیورسٹی کو اپنے تعمیری منصوبے کی تکمیل کے لیے نقد رقم مِل جاتی ہے اَور صکوک کے حامل کو مناسب فیس کے عوض یونیورسٹی کی تعلیمی منفعت وصول کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔''

(۵) کسی اِدارے کی خدمات جو ذمہ میں ہوں اُن کی ملکیت کے صکوک :

اِس کی مثال یہ ہے :

**تقوم احدی الشرکات السیاحیة بطرح صکوک متساویة القیمة یمثل کل صک منها منفعة نقل جوی . کان یمثل کل صک منفعة عشرین ساعة طیران . ویتم تحدید هذه المنفعة تحدیدًا دقیقًا نافیا للجهالة والغرر و النزاع ، کان تحدد مجموعة من الدول یمکن التنقل بینها بمنفعة هذه الصکوک ، وأن یکون النقل علی متن طائرات شرکة ذات تصنیف عالمیی معین . کان تکون من فئة کذا. ویکون النقل علی الدرجة الاولی _ علی سبیل المثال _ ونحو ذلک من التفصیلات ، وتکون منفعة هذه الساعات مستحقة ابتداء من الوقت الفلانی الی الوقت الفلانی.**

''سیاحت کی کوئی کمپنی مساوی قیمت کے صکوک جاری کرے جن میں سے ہر ایک صک ہوائی جہاز کے سفر کی منفعت کی نمائندگی کرتا ہو مثلاً ۲۰ گھنٹے کے ہوائی سفر کے لیے ہو۔ اِس منفعت کی مکمل تفصیلات ذکر کی جائیں مثلاً یہ کہ کن کن ملکوں میں جا سکتا ہے۔ کس ائیر لائن کا جہاز ہوگا اَور جہاز کا کون سا درجہ ہوگا اَور یہ کہ وہ وقت کب سے کب تک ہوگا وغیرہ۔''

(۶) صکوکِ سلم :

یہ مساوی قیمت کی وہ دَستاویزات ہیں جو بیع سلم کے رأس المال کو اکٹھا کرنے کے لیے جاری کی جاتی ہیں۔ حاملینِ صکوک اپنے دیے ہوئے مال سے خریدے ہوئے مسلم فیہ یعنی سامان کے مالک ہوتے ہیں۔ صکوک سلم کا فائدہ یہ ہے کہ صکوک جاری کرنے والا نقد رقم حاصل کر لیتا ہے اَور ظاہر ہے کہ بیع سلم میں کل رأس المال اَیڈوانس دینے کی وجہ سے مال نسبتاً سستا ملتا ہے۔

(۷) صکوکِ اِستصناع :

یہ مساوی قیمت کی دَستاویزات ہیں جو صنعت کار جاری کرتا ہے تاکہ قیمتی آرڈر کا مال مثلاً ٹربائن، پاور پلانٹ، ہوائی جہاز، بحری جہاز یا تعمیرات اِن کو مہیا کرنے کے لیے رقم اَکٹھا کرے۔ جو مال تیار ہوتا ہے حاملینِ صکوک اُس کے یا اُس کی قیمتِ فروخت کے مالک ہوتے ہیں۔

(۸) صکوکِ مرابحہ :

یہ یکساں قیمت کی دَستاویزات ہیں جو اِس لیے جاری کی جاتی ہیں کہ جمع شدہ سرمایہ سے مرابحہ کا سامان خریدا جا سکے۔ حاملینِ صکوک اِس سامان کے یا اِس کی قیمتِ فروخت کے حقدار ہوتے ہیں۔

(۹) صکوکِ مشارکہ :

یہ وہ دَستاویزات ہیں جو اُن منصوبوں کی یا اُن اعمال کی نمائندگی کرتے ہیں جن کا مشارکہ کی بنیاد پر اِنتظام کیا جاتا ہے۔ اِس کے لیے شرکاء ہی میں سے کسی ایک کو اِنتظام دیا جاتا ہے یا کسی اَور اَجنبی پارٹی کو اِنتظام دیا جاتا ہے۔

اِن صکوک کو جاری کرنے والا کسی خاص منصوبے یا عمل میں شرکت کی دعوت دیتا ہے اَور حاملینِ صکوک شراکت دَار قرار پاتے ہیں۔ صکوک کی قیمت شراکت میں اُن کا رأس المال بنتی ہے اَور یہ شرکت کے اَثاثوں کے مالک بنتے ہیں اَور کچھ نفع حاصل ہوا ہو تو اُس کے بھی حقدار بنتے ہیں۔

**(۱۰) صکوکِ مضاربہ :**

یہ وہ دستاویزات ہیں جو اُن منصوبوں اَور اُن اَعمال کی نمائندگی کرتے ہیں جن کا مضاربت کی بنیاد پر اِنتظام کیا جاتا ہے۔ اِن کو جاری کرنے والا مضارب ہوتا ہے اَور حاملینِ صکوک رب المال ہوتے ہیں اَور اِس صکوک سے حاصل شدہ سرمایہ رأس المال ہوتا ہے۔ جو نفع ہو اُس میں حاملینِ صکوک طے شدہ نسبت سے شریک ہوتے ہیں اَور اَگر نقصان ہو تو وہ صرف حاملینِ صکوک کا ہوتا ہے۔

**(۱۱) صکوکِ وکالت :**

یہ وہ دستاویزات ہیں جو اُن منصوبوں کی نمائندگی کرتی ہیں جن کا اِنتظام سرمایہ کاری میں وکالت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ حاملینِ صکوک سرمایہ فراہم کرتے ہیں اَور اُن میں سے ایک کو کاروبار کے لیے وکیل بنایا جاتا ہے۔

**(۱۲) صکوکِ مزارعت :**

یہ مساوی قیمت کی وہ دستاویزات ہیں جو اِس لیے جاری کی جاتی ہیں کہ حاصل شدہ رقم سے مزارعت میں سرمایہ کاری کی جائے۔ اِن کو جاری کرنے والا زمیندار ہوتا ہے اَور حاملینِ صکوک کاشتکار ہوتے ہیں جو عقدِ مزارعت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرتے ہیں یعنی وہ کاشتکاری بھی کرتے ہیں اَور اِس کے لیے سرمایہ بھی فراہم کرتے ہیں۔ یہ سرمایہ کاشتکاری کے اخراجات پورے کرنے کے لیے لیا جاتا ہے۔ حاملینِ صکوک طے شدہ شرح سے پیداوار میں شریک ہوتے ہیں۔

**(۱۳) صکوکِ مساقات (صکوکِ باغبانی) :**

یہ مساوی قیمت کی دَستاویزات ہیں جو عقدِ مساقات کی بنیاد پر جاری کیے جاتے ہیں اَور غرض یہ ہوتی ہے کہ حاصل شدہ سرمایہ سے باغ کی دیکھ بھال کے اَور آب پاشی کے اَخراجات پورے کیے جائیں۔ صکوک جاری کرنے والا باغ کا مالک ہوتا ہے اَور حاملینِ صکوک وہ لوگ ہوتے ہیں جو مساقات کے تحت باغوں کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں اَور اِس کے لیے سرمایہ بھی فراہم کرتے ہیں اَور

پیداوار میں طے شدہ نسبت سے حقدار ہوتے ہیں۔

(۱۴) صکوکِ مغارست (صکوکِ شجرکاری) :

یہ مساوی قیمت کی دَستاویزات ہیں جو مغارسہ یعنی شجرکاری کی بنیاد پر جاری کی جاتی ہیں اَور غرض یہ ہوتی ہے کہ شجرکاری کے اَور متعلقہ اُمور کے اَخراجات پورے کیے جائیں۔ اِن صکوک کو جاری کرنے والا اُس زمین کا مالک ہوتا ہے جو شجرکاری کے لائق ہو۔ حاملینِ صکوک عقدِ مغارسہ کی بنیاد پر کام کرنے والے ہوتے ہیں اَور یہ زمین اَور درختوں میں طے شدہ شرح سے حقدار بنتے ہیں۔

نوٹ : مذکورہ بالا اِقسام پر توجہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ بعض صکوک کی بنیاد ملکیت پر ہے جیسے مضاربت، مشارکت، مزارعت، مساقات اَور مغارست کے صکوک۔ اَور بعض صکوک کی بنیاد معاوضہ پر ہے جیسے سلم، اِستصناع، مرابحہ اَور اِجارہ کے صکوک۔

اِس کا بیان یہ ہے کہ رب المال جب مضاربت کے صکوک خریدتا ہے تو صکوک کی قیمت کی صورت میں وہ مضارب کو جو کہ صکوک جاری کرنے والا ہے مضاربت پر مال دیتا ہے جو مضارب کے پاس اُس کی ودیعت واَمانت ہوتا ہے کیونکہ رب المال کو اِس مال کے عوض میں مضارب کی طرف سے کوئی شے نہیں مل رہی۔ اِسی لیے اَگر کسی قدرتی آفت سے مضارب کے پاس سے وہ مال جاتا رہے تو رب المال کا مال گیا۔

اِسی طرح مشارکت میں جب کوئی شخص شرکت کے صکوک حاصل کرتا ہے تو اُن کی قیمت کی صورت میں وہ مشارکت میں اَپنا سرمایہ لگاتا ہے جو اُس کی ملکیت میں رہتا ہے۔ اگر عامل شریک کے پاس سے اُس کی کسی تعدی کے بغیر کسی ناگہانی آفت سے وہ سرمایہ جاتا رہے تو حاملِ صکوک کا مال گیا۔

اِس کے برخلاف صکوکِ سلم کو جب کوئی خریدتا ہے تو جو رقم اُس نے اَدا کی وہ اَب اُس کی ملکیت میں نہ رہی اَور اُس کا حق رأس المال سے مسلم فیہ یعنی سلم کے سامان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر اِس دوران مسلم اِلیہ یعنی بیع سلم کے بائع کے پاس سے کسی قدرتی آفت سے وہ رقم جاتی رہی تو بائع

کا مال گیا اَور حاملِ صکوک پھر بھی سامان کا مستحق رہے گا جو کہ اِس کے دیے ہوئے مال کا معاوضہ ہے۔

اِسی طرح جب کوئی مرابحہ کے صکوک خریدتا ہے تو اُس کا حق اِس سرمایہ سے ختم ہو کر مرابحہ کے سامان کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے۔

## صکوک کے اَطراف

**(۱) مُصدرِ صکوک :**

یہ وہ شخص ہے جو صکوک کا اِجراء کرتا ہے اَور اُن کی فروخت سے حاصل شدہ رقم سے کام کرتا ہے۔ یہ کمپنی بھی ہو سکتی ہے، ایک فرد بھی ہو سکتا ہے، حکومت بھی ہو سکتی ہے اَور مالی اِدارہ بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی مُصدرِ صکوک کسی مالی اِدارے کو صکوک کے اِجراء کا کام دے دیتا ہے اَور وہ اِدارہ اِس کام کو مالی اُجرت کے عوض میں کرتا ہے۔ مُصدرِ صکوک کے لیے کام کرنے والے اِس اِدارے کو وکیل اِصدار بھی کہتے ہیں۔

**(۲) حاملین صکوک :**

یہ لوگ صکوک خرید کر مصدرِ صکوک کے موجودات یعنی اَثاثوں، منافع یا خدمات کے مالک بن جاتے ہیں۔

**(۳) مدیرِ اِصدار :**

یہ درمیانی واسطہ کے طور پر کام کرنے والا وہ اِدارہ ہے جو حاملینِ صکوک کی نیابت میں اُن کے صکوک کے موجودات کا اِنتظام کرتا ہے۔ یہ اَپنے کام کی اُجرت لیتا ہے۔

**(۴) مدیرِ صکوک :**

یہ وہ شخص یا اِدارہ ہے جو حاملینِ صکوک کی طرف سے اُن کے صکوک کے موجودات کا اِنتظام کرتا ہے اَور اِس کا لحاظ کرتا ہے کہ صکوک کا نظم شرکت یا مضاربت یا وکالت پر مبنی ہو۔ صکوک کے اِنتظام کے لیے وہ شرکاء میں سے کسی کو یا کسی باہر کے شخص کو مدیر یا مضارب یا وکیل مقرر کرتا ہے۔

صکوک کی نوعیت میں فرق کے اِعتبار سے یہ یا تو صکوکِ اِجارہ کا مدیر ہوتا ہے یا صکوکِ مشارکہ کا مدیر ہوتا ہے یا صکوکِ مضاربہ کا یا صکوکِ مرابحہ کا مدیر ہوتا ہے۔

**(۵) مدیرِ اِستثمار :**

یہ مدیر صکوک ہوتا ہے یا مدیرِ اِصدار یا مصدرِ صکوک کی جانب سے مقرر کیا ہوا شخص ہوتا ہے جس کو صکوک کی فروخت سے حاصل شدہ سرمایہ سے نفع حاصل کرنے کا کام سونپا گیا ہو۔

**(۶) اَمینِ اِستثمار :**

یہ درمیانی واسطے کے طور پر کام کرنے والا وہ اِدارہ ہوتا ہے جو حاملینِ صکوک کے مفادات کا اِنتظام کرتا ہے اَور مدیرِ اِصدار کی نگرانی کرتا ہے اَور وثائق وضمانات کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ سب کام وہ اُجرت پر کرتا ہے۔

(جاری ہے)

قسط : ۱

# بنیاد پرستی کا مصداق ! مغرب کی نظر میں

﴿ حضرت مولانا سیّد اَرشد صاحب مدنی مدظلہم، ناظمِ تعلیمات دارُالعلوم دیوبند، اِنڈیا ﴾

۲۳؍صفر المظفر ۱۴۳۳ھ/ ۱۸؍جنوری ۲۰۱۲ء کو دارُالعلوم دیوبند کے اُستاذ الحدیث حضرت مولانا سیّد اَرشد صاحب مدنی دامت برکاتہم صاحبزادۂ شیخ العرب والعجم حضرت اَقدس مولانا سیّد حسین اَحمد صاحب مدنی قدس سرہٗ جامعہ علوم اِسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی تشریف لائے اَور بعد اَز نمازِ مغرب آپ نے طلباء وفضلاء کے ایک بڑے مجمع سے خطاب فرمایا۔ وعظ و نصیحت سے بھرپور یہ خطاب اِفادۂ عام کے لیے ہدیۂ قارئین ہے۔

**الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا ، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ، ونشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ امابعد !**

عزیز طلباء ! میں ایک مرتبہ اپنے سفر کے سلسلے میں اِنگلینڈ گیا اُس کو زمانہ ہوگیا۔ میرے چھوٹے بھائی نے مجھے دِلّی سے یہ اِطلاع دی کہ وہاں یونیورسٹی ہے لندن میں، آکسفورڈ یونیورسٹی، جس طرح تمام یونیورسٹیوں کے اَندر اِسلامیات کا ایک شعبہ ہوتا ہے اِسی طرح اُس یونیورسٹی کے اَندر بھی ایک شعبہ ہے ''شعبۂ اِسلامیات'' اُس کے ہیڈ اُس وقت ہندوستان کے ایک ڈاکٹر تھے، ڈاکٹر فرحان، علی گڑھ یونیورسٹی کے اَندر ایک پروفیسر تھے، پروفیسر خلیق اَحمد نظامی، یہ اُن کے بیٹے تھے۔ پروفیسر خلیق اَحمد خود تو عربی پڑھے ہوئے نہیں تھے لیکن اِن کی تربیت کی تھی اُن کے ماموں فریدی

صاحب نے جو دارُالعلوم دیوبند کے فاضل تھے پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اَور سلوک کے اَندر پڑھتے رہے پھر حضرت کا اِنتقال ہوگیا تو حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِن کو اِجازت دی۔

فریدی صاحب کو لوگوں کے تراجم لکھنے میں بڑی مہارت تھی، اگرچہ اَخیر میں نابینا ہو گئے تھے مگر شغف تھا مطالعے کا، دُوسروں سے مطالعہ کرواتے تھے اَور اپنے ذہن میں محفوظ رکھتے تھے۔اُن کے تربیت یافتہ تھے اِسی لیے خصوصیت سے اِن کی تصنیفات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اَور خصوصیت سے مشائخ چشت کے سلسلے میں اِن کے جو مقالات اَور بعض کتابیں ہیں اُن کی بڑی قدر ہوئی علماء کے درمیان۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ اُن کے بیٹے ہیں۔ میں نے اُن کو ٹیلیفون کیا، ٹیلیفون نمبر مجھے ہندوستان ہی سے مِلا تھا، میری اُن سے بات چیت ہوئی اَور یہ طے ہوا کہ صبح کو ہم اُن کے یہاں جائیں گے اَور چائے ساتھ پئیں گے۔ جیسے دُنیاوی تعلیم یافتہ لوگ ہوتے ہیں، قطعاً شکل وصورت سے یہ محسوس نہیں ہوا تھا کہ وہ مذہبی آدمی ہیں یا مذہب سے اُن کا کوئی تعلق ہے، بات چیت ہوتی رہی، ماحول کے اُوپر، حالات کے اُوپر اَور وہ درمیان میں مجھ سے کہنے لگے کہ یہاں ایک سیمینار ہوا، لندن کے اَندر یورپ اَور اَمریکہ کے دانشوروں کا اَور اُس کا موضوع تھا fundamentalism ''بنیاد پرستی''۔ کہنے لگے کہ میرے پاس بھی دعوت نامہ آیا، میں گیا، صبح سے شام تک ہال کے اَندر اِسی موضوع کے اُوپر لوگ اپنے مقالات اَور تقریروں کو پیش کرتے رہے، یہ زمانہ تھا اَفغانستان کی دَلدل میں پھنس کر رُوس کے سقوط کے بعد کا۔

## مغربی دُنیا کو دَرپیش سب سے بڑا چیلنج ''بنیاد پرستی'' :

ہر شخص یہی کہتا تھا کہ اَب دُنیا کو ترقی کے سلسلے میں جس چیلنج کا سامنا ہے، وہ ''بنیاد پرستی'' Fundamentalism ہے، اَصل میں یہودیوں کے خلاف اِس اِصطلاح کو وضع کیا گیا تھا، وہ زمانہ گزر گیا۔اَب یہ دُوسری مرتبہ پھر fundamentalism ''بنیاد پرستی'' کی اُسی اِصطلاح کو

لاکر رکھا گیا اَور ہر شخص یہ کہتا تھا کہ اَب دُنیا کو جس چیلنج کا سامنا ہے وہ fundamentalism ''بنیاد پرستی'' ہے۔ یہ ہے کیا، اِس کا مفہوم کیا ہے ؟ وہ نہیں واضح ہورہا تھا۔ کہنے لگے کہ کچھ لوگوں نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ بنیاد پرستی سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ہم دُنیا کو کہتے ہیں کہ آگے بڑھو، بنیاد پرست طبقہ یہ کہتا ہے کہ نہیں! چودہ سو سال پیچھے چلو۔ ہم کہتے ہیں کہ دُنیا کے لیے خیر آگے بڑھنے میں ہے، بنیاد پرست طبقہ کہتا ہے کہ پیچھے چلنے میں ہے۔ اَور وہ بھی سو، دو سو سال نہیں بلکہ چودہ سو سال پیچھے چلنے میں ہے۔ اَب پتہ چلا کے وہ fundamentalism ''بنیاد پرستی'' ہے کیا چیز ؟ ہم اپنے تمام دُنیا کے وسائل کو کام میں لاکر دُنیا کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اَور fundamentalism ''بنیاد پرستی'' وہ چیز ہے جو ہمارے مقابلے کے اَندر ہے، ہمارے پاس وسائل ہیں، ہمارے پاس دولت ہے، خزانے ہیں، ہم جس کی دولت کو چاہیں اُوپر اُٹھالیں، جس کی کرنسی کو چاہیں، گرادیں، اگر ہمیں کسی چیلنج کا سامنا ہے تو وہ ہے ''بنیاد پرستی''۔ یہ ایک منافست ہے، ہم آگے بڑھانا چاہتے ہیں، وہ ہمیں پیچھے لے کر چلنا چاہتے ہیں۔

کہنے لگے کہ میں سب سنتا رہا، مجھے کچھ بولنا نہیں تھا اَور اَخیر میں جو بات سامنے آئی لُبِّ لباب تو اُس وقت متفقہ فیصلہ یہ ہوا کہ ہمیں دُنیا کو ترقی کی سمت میں آگے بڑھانے میں جس چیلنج کا سامنا ہے وہ ''بنیاد پرستی'' ہے اَور بنیاد پرستی کا مرکز ہندوستان ہے۔ مجھ سے وہ کہنے لگے کہ میں کوئی مذہبی آدمی نہیں ہوں لیکن میں نے اُس دِن فیصلہ کیا کہ ہمارے اَکابرؒ نے جو نشانہ بنایا تھا اَور جس کے لیے اُنہوں نے کم و بیش دو سو سال تک قربانی دی ہے اُن کی کامیابی کے لیے اِس سے بہترین کوئی سند نہیں ہے۔ یہ بات چیت ہوتی رہی، میں نے اُس کو سنا اَور میں وہاں سے اُٹھ کر چل دیا۔

## ''بنیاد پرستی'' کا مصداق مغرب کی نظر میں :

میں راستے بھر یہ سوچتا رہا کہ یہ کیا بات کہہ رہے ہیں کہ fundamentalism ''بنیاد پرستی'' ایک ایسی چیز ہے کہ وہ طاقتیں جو آج دُنیا کے اَندر یوں سمجھے کہ ہر ایک نبض اِن کے ہاتھ میں ہے وہ جس ملک میں چاہیں جسے کرسیٔ اِقتدار پر بٹھادیں اَور جسے چاہیں اِقتدار کی کرسی سے

باہر کردیں، اگر اُن کو کسی چیز سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ اِس میدان میں جتنی کامیابی وہ چاہتے تھے، اُتنی کامیابی اُن کو نہیں مل رہی تو وہ fundamentalism ''بنیاد پرستی'' ہے جس کی بنیاد ہندوستان ہے اَور ہندوستان میں تو کچھ بھی نہیں ہے، ہندوستان کوئی ترقی یافتہ مُلک نہیں ہے بلکہ ترقی پذیر مُلک ہے۔آگے بڑھنا چاہتا ہے، صنعت وحرفت کے اِعتبار سے مگر بنیاد پرستی جسے اِسلامی بنیاد پرستی کہہ رہے ہیں، وہ ہے کیا چیز ؟

میں سوچتے سوچتے اِس پر پہنچا کہ مرکز ہندوستان اَور ایسا مرکز کہ جس سے نکلنے والی روشنی ساری دُنیا میں پھیل رہی ہے، یہاں تک کہ یورپ اَور اَمریکہ اُس کے وزن کو محسوس کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ ایک چیز تو ''تبلیغی جماعت'' ہوسکتی ہے جس کا مرکز بنگلے والی مسجد ہے اَور آپ دُنیا میں کہیں چلے جائیں، کسی مُلک میں چلے جائیں، آپ کو لوگ کمر کے اُوپر اپنے بستر اُٹھائے ہوئے، اِسٹوو (چولہا) ہاتھ میں لیے، ایک دو دیگچیاں لیے ہوئے ہر جگہ مل جائیں گے، ہوائی جہازوں میں گھومیں تب، ریلوں کے اَندر چلیں تب، بسوں کے اَندر چلیں تب، وہ اپنا چلتے رہتے ہیں، اُنہیں کسی سے کوئی سروکار نہیں، نہ کسی سے کچھ مانگنا ہے، نہ کسی کو کچھ دینا ہے، اپنے چھ مقاصد ہیں، اُن کے چھ نمبر، دُنیا میں کچھ بھی ہوجائے، زلزلہ آجائے، مصیبت آجائے، وہ اپنے چھ نمبر سے باہر نہیں ہیں، ایک یہ ہیں جن کا مرکز ہندوستان ہے۔

دُوسری چیز میرے ذہن نے فیصلہ کیا کہ ''مدارسِ اِسلامیہ'' ہیں، اِن کا مرکز دارُالعلوم دیوبند ہے، آج دُنیا میں کہیں بھی جائیے، آپ کو مدارس ملیں گے اَور اُن مدارس کا مرکز دارُالعلوم دیوبند ہے۔ ایک ہی نصابِ تعلیم آپ کو ملے گا، جزوی ترمیمات، ایک دو کتابیں اِدھر سے اُدھر ہوگئیں تو وہ دُوسری چیز ہے لیکن وہ بنیادی نقشہ جس کے اُوپر تعلیمی ڈھانچہ کھڑا ہے مدارس کا، وہ وہی ہے جو دارُالعلوم دیوبند کا ہے اَور اِسی اِعتبار سے یہ کہا جائے گا کہ مدارسِ اِسلامیہ دارُالعلوم دیوبند ہی کی شاخیں ہیں، نصابِ تعلیم وہی ہے، مسلک وہی ہے اَور وہی اَسلاف ہیں جو دارُالعلوم دیوبند کے اَسلاف ہیں۔

اَصل مدارسِ اِسلامیہ ہیں :

میرا ماننا یہ ہے کہ اَصل تبلیغی جماعت نہیں ہے، اَصل مدارسِ اِسلامیہ ہیں، تبلیغی جماعت کا بالکل پہلا اَمیر اِنہی مدرسوں سے بن کر نکلا، حضرت مولانا اِلیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ، اِس کے بعد اُن کے صاحبزادے مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مدرسہ مظاہر العلوم کے پڑھے ہوئے تھے، اِس کے بعد اُن کے دو اَمیر بنے، مولانا اِنعام الحسن صاحبؒ اَور مولانا اِظہار صاحبؒ، دونوں کے دونوں مدرسوں سے پڑھ کر نکلے تھے، مولانا اِظہار صاحبؒ کے اِنتقال کے بعد آج بھی دو آدمی بیٹھے ہوئے ہیں (مولانا محمد سعد صاحب نبیرۂ مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ اَور مولانا زبیر الحسن بن مولانا اِنعام الحسن صاحبؒ) دونوں جوان ہیں اَور مدرسے سے پڑھ کر نکلے ہیں، ہر آدمی جو مسند پر بیٹھ رہا ہے اَور اَمیر کہلایا جاتا ہے مدرسوں سے پڑھ کر نکلا ہوا ہے، اگر تبلیغی جماعت کا مسلک دیکھیں تو اپنا کوئی مسلک نہیں، مسلک ہے دیوبند کا، آج بھی اگر کسی مسجد سے بوریہ بستر اُٹھا کر پھینکتے ہیں تو یہی کہہ کر نکالتے ہیں کہ یہ دیوبندی کافر ہیں، اِنہیں نکال دو مسجد سے۔

اَصل تبلیغی جماعت نہیں، اَصل مدارسِ اِسلامیہ ہیں، اِس کا مطلب یہ ہے کہ جس کو وہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہماری منافست ہے، مسابقت ہے اَور ہماری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اگر کوئی طاقت کھڑی ہے میدانِ عمل میں، جبکہ ہمارے پاس دولت، سرمایہ، دُنیا کا علم ہے، وہ طاقت ہے کہ ہم جسے چاہیں اُکھاڑ دیں، جسے چاہیں مضبوط کر دیں، اِتنی طاقت کے باوجود اَگر کچھ لوگ جو بے سہارا ہیں، بے حیثیت، بے وقعت ہیں، جن کے پاس کوئی دولت و سرمایہ نہیں ہے لیکن ہمارے گریبان میں ہاتھ ڈال رہے ہیں، وہ طاقت کیا ہے جس سے ہمیں پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، اَفغانستان ہر جگہ خطرہ ہے اَور ایسا ہے کہ اُس کی شاخیں ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں، یہ میرا ایک تجزیہ تھا، میں نے اُسے آپ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے اَور میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی اِس پر غور کریں کہ اَصل چیز یہی ہے۔

## مغربی تہذیب اَور اہلِ مغرب کا مذہب سے تعلق :

مغربی تہذیب نے ہر دین کا کباڑا کر دیا ، یہاں تک کہ جو اُن کا اپنا مذہب تھا اُس کی بھی جڑوں کو اُکھاڑ دیا۔ آپ کے اَساتذہ ہیں ، یہ حضرات یورپ اَور اَمریکہ جاتے ہیں ، بڑی سے بڑی ، قیمتی سے قیمتی جگہ جس کو City Centre ''مرکزِ شہر'' کہہ دیجئے ، آپ کو کوئی راستہ خالی نہیں ملے گا جہاں چرچ نہ ہو اَور اُس کا منارہ آسمانوں سے باتیں کرتا ہوا آپ کو نظر آئے گا لیکن اُس کے دَروازے کے اُوپر مٹی کا ڈھیر لگا ہوا ہوگا ، سینکڑوں نہیں ، ہزاروں چرچ بِک گئے ، مسلمانوں نے اُسے خرید لیا ، کسی نے سکول بنالیا ، کسی نے مسجد ، بے شمار مساجد اِسی طرح بنی ہیں ، نیلامی بولی جاتی ہے ، اُس کے اَندر مسلمان خرید لیتے ہیں اَور خرید کر کے اُسے مسجد بنالیتے ہیں ، ہر سڑک کے اُوپر ہر جگہ چرچ کا بنا ہونا اِس بات کو بتاتا ہے کہ کسی زمانہ میں اِس قوم کا تعلق مذہبی چرچ سے اِتنا مضبوط تھا کہ کہیں یہ قوم بغیر چرچ کے نہیں رہ سکتی تھی ، یہ مغربی تہذیب ہے کہ سو ، ڈیڑھ سو سال سے یہ چرچ کھڑے ہوئے ہیں لیکن اُن میں کوئی آنے والا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے لیے کسی منطقی دلیل کی ضرورت نہیں ، میدانِ عمل میں جاؤ اَور دیکھو ، اگر کسی مذہب کے ماننے والوں کو زیر نہیں کیا جاسکا اَور وہ یورپ میں رہ کر اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں تو وہ آج مسلمان کے سوا کوئی اَور قوم نہیں۔

## ''مدرسہ'' دین پر قائم رہنے کا ذریعہ :

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچے سکولوں میں پڑھتے ہیں ، بڑے بڑے کالجوں اَور یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں ، اُنہوں نے کیسے تھام رکھا ہے ؟ وہ طاقت کون سی ہے جو اِنہیں مذہب پر لگائے ہوئے ہے ؟ میں اَور آپ اِس کی قدر و قیمت نہیں پہچانتے ، ہم تو سمجھتے ہیں کہ ایک مدرسہ ہے ، ایک مکتب ہے اَور بچوں کو قاعدہ بغدادی پڑھا رہا ہے لیکن یہ اِتنی بھاری بھرکم چیز ہے کہ وہ حکومتیں جو یورپ اَور اَمریکہ میں بیٹھی ہوئی ہیں ، وہ اِس کے ثقل کو وہاں بیٹھے محسوس کر رہی ہیں کہ آخر کیا بات ہے ساری دُنیا پر حکومت ہماری ہے اَور وہ جو ہم چاہتے ہیں وہ نہیں ہو رہا اِس میں ہمارا مقابلہ کون سی طاقت کر رہی ہے ؟ وہ طاقت ہے ''مدارسِ اِسلامیہ''۔ (جاری ہے)

قسط : ۱

# شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کی زندگی ایک نظر میں

﴿ حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو، جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اِسلام سندھ ﴾

حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو نے یہ مقالہ ڈسٹرکٹ کونسل ہال سکھر میں بتاریخ ۲۶؍صفر المظفر ۱۴۳۳ھ/ ۲۱؍جنوری ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ جمعیت علماء اِسلام ضلع سکھر کی طرف سے منعقد ہونے والے شیخ الہندؒ سیمینار میں پیش کیا۔

جناب صدرِ اِجتماع، قابلِ صد اِحترام علماء کرام، معززینِ شہر، جمعیۃ علماء اِسلام کے عہدیداران اَور کارکنان!

اَلسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

آپ حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ شیخ الہندؒ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندیؒ ۱۲۶۸ھ مطابق ۱۸۵۱ء کو بریلی میں پیدا ہوئے، کیونکہ اُن اَیام میں آپ کے والد ماجد مولانا ذوالفقار علی صاحب بریلی میں مقیم تھے، وہ ایک جید عالم تھے۔ حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب دارُ العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے ممبر بھی تھے، حضرت شیخ الہندؒ کا سلسلۂ نسب اَمیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین خلیفہ ثالث دَامادِ رسول حضرت عثمان غنیؓ سے جاملتا ہے۔

آپ کی تعلیم کا آغاز چھ سال کی عمر میں ہوا۔ قرآنِ مجید کا کچھ حصہ اَور فارسی کی اِبتدائی کتابیں اُنہوں نے حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ سے پڑھیں، اَبھی آپ قدوری اَور شرح تہذیب وغیرہ پڑھ رہے تھے کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے دیوبند میں ۱۵؍محرم ۱۲۸۳ھ کو دارُ العلوم دیوبند کی بنیاد رکھی، اِس مدرسہ کا آغاز دیوبند کی مشہور مسجد چھتہ سے ہوا، شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ اِس مدرسہ کے پہلے طالب علم تھے ۱۲۸۴ھ میں آپ نے کنز الدقائق اَور مختصر المعانی کا اِمتحان دیا آئندہ سال مشکوۃ اَور ہدایہ پڑھیں اَور ۱۲۸۶ھ میں کتبِ صحاح ستہ کی تکمیل کی اَور فارغ التحصیل ہوئے۔

۱۹/ ذوالقعدہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کے سر پر دستارِ فضیلت باندھی گئی حدیث میں اِنہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کے علاوہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید اَحمد گنگوہیؒ اَور حضرت مولانا شاہ عبدالغنی دہلویؒ سے بھی اِجازت حاصل ہے، آپ جامع شریعت اَور طریقت تھے، حضرت گنگوہیؒ کے بقول آپ ''علم کا مخزن'' تھے، حکیم الامت حضرت مولانا اَشرف علی تھانویؒ آپ کو ''شیخ العالَم'' کہتے تھے، مولانا عاشق اِلٰہی میرٹھیؒ آپ کو ''شریعت و طریقت کا بادشاہ'' کہتے تھے اَور مولانا سیّد حسین اَحمد مدنیؒ اَور علامہ شبیر اَحمد عثمانیؒ آپ کو ''علمِ شریعت اَور طریقت کا بحر بیکراں'' کہتے تھے۔

بہرحال آپ کو فارغ التحصیل ہونے سے پہلے ۱۲۸۸ھ میں دارُالعلوم دیوبند کا معاون مدرس بنا دیا گیا تھا، اُس وقت آپ کے سپرد اِبتدائی تعلیم پڑھانے کا کام کیا گیا تھا لیکن رفتہ رفتہ آپ کی علمی اِستعداد اَور ذہانت ظاہر ہونے لگی اَور اِنہیں اُوپر کی کتابیں بھی پڑھانے کے مواقع ملتے گئے ۔۱۲۹۳ھ میں آپ نے ترمذی شریف، مشکوۃ شریف اَور ہدایہ وغیرہ کی تدریس شروع کی پھر ۱۲۹۵ھ میں مسلم شریف اَور بخاری شریف بھی پڑھانے لگے، آپ کا حلقۂ درس نہایت مہذب اَور شائستہ ہوتا تھا، دُوسرے مدارس کے فارغ شدہ اَور بڑے بڑے ذہین طالب علم نہایت مؤدب طریقہ سے حاضرِ خدمت رہتے اَور آپ کمالِ عزت و وقار سے درس دیتے حلقہ درس دیکھ کر سلفِ صالحین و اَکابر محدثین کے حلقوں کا نقشہ نظروں میں پھر جاتا تھا۔

اَلحاصل آپ نے چالیس سال تک مسلسل دارُالعلوم دیوبند میں درسِ حدیث دیا اَور زمانۂ اَسیریٔ مالٹا اَور مکہ معظّمہ اَور مدینہ منورہ میں بھی درس دیا اِس طرح آپ کا زمانہ تدریس چوالیس سال سے زائد ہوتا ہے، اِس عرصہ میں اَطراف و اَکنافِ عالم میں آپ کے تلامذہ پھیل گئے جن کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر گئی ہے، آپ کے ممتاز تلامذہ میں حضرت مولانا اَشرف علی تھانویؒ، حضرت علامہ محمد اَنور شاہ کشمیریؒ، حضرت علامہ شبیر اَحمد عثمانیؒ ، حضرت مولانا سیّد حسین اَحمد مدنیؒ ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، حضرت مولانا اَصغر حسین دیوبندیؒ، حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ اَور حضرت مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ جیسے مشاہیر علم و فضل شامل ہیں۔ بہرحال آپ کا مقام بہت بلند ہے اَور آپ شروع ہی سے نیک طینت اَور نیک فطرت تھے، اِس کے ساتھ ساتھ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی محبت اَور صحبت اَور اِمام الاولیاء حضرت مولانا

رشید اَحمد گنگوہیؒ کی توجہات نے آپ کو فرش سے اُٹھا کر عرش پر پہنچا دیا تھا، شیخ العرب والعجم حضرت حاجی اِمداداللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے آپ کے کمالاتِ علمیہ و رُوحانیہ سے خوش ہو کر آپ کو دَستارِ خلافت اَور اِجازت نامہ بیعت عنایت فرمایا تھا اَور پھر دَربارِ رشیدی سے بھی آپ کو یہ نعمتِ عظمٰی حاصل ہوئی اَور حاصل یہ کہ آپ شریعت، طریقت اَور رُوحانیت کے مجمع البحرین ہی نہیں بلکہ مجمع البحار تھے، آپ اگرچہ اَکثر اَوقات تعلیم و تعلم اَور تصنیف و تالیف اَور مطالعہ کتب میں مصروف رہتے تھے لیکن اِس کے باوجود اُن کے اَوراد و وظائف، ذکر و مراقبہ اَور صلوة اللیل قضاء نہیں ہوتے تھے، ہر حال میں، سفر و حضر میں حتی کہ مالٹا کی طوفانی برفباری میں بھی آپ کے معمولات میں فرق نہیں آتا تھا۔

آپ ہر جمعرات کو سبق پڑھا کر گنگوہ تشریف لے جاتے تھے اَور جمعہ کی نماز پڑھ کر اپنے پیرو مرشد کی صحبت سے فیضاب ہو کر دیوبند تشریف لاتے تھے۔

نہ کتابوں سے نہ مکتب سے نہ زَر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

(جاری ہے)

## قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ اَنوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ اِرسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ اَنوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی اِدارہ سے وابستہ ہے اِس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اَور اِس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اِس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اِس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اَپنا چندہ بھی اِرسال فرمادیں اَور دیگر اَحباب کو بھی اِس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اِس سے اِدارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (ادارہ)

قسط : ۲

# عربی زبان کی خصوصیات و اِمتیازات

﴿ محترم جناب مظفر عباسی صاحب ﴾

## عالمی زبان کی خوبیاں :

عالمی زبان کا درجہ وہی زبان حاصل کرسکتی ہے جس میں کم اَزکم مندرجہ ذیل خوبیاں ضرور موجود ہوں۔

(۱) مناسب ذخیرہ الفاظ

(۲) جامع قواعد

(۳) نئے کلمات کی گنجائش

(۴) قابلِ قبول صوتی نظام

(۵) اِختصار

آیئے اِن خوبیوں پر غور کریں اَور جائزہ لیں کہ عربی یا کسی دُوسری زبان میں اِن خوبیوں کی کیا حیثیت ہے :

## (۱) ذخیرہ الفاظ :

ذخیرہ الفاظ کے بغیر کسی زبان کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا اَلبتہ ''بشپ ولکز'' نے جو زبان اِیجاد کی تھی اُس میں الفاظ کا ذخیرہ اِس طرح نہیں تھا کہ ہر چیز کا ایک مخصوص نام ہو بلکہ ہر چیز کو لکھ کر بیان کرنے کا ایک مخصوص اِشارہ تھا۔ ''ولکز'' کو اِس اَمر کی پروا نہیں تھی کہ کس مفہوم کے بیان کے لیے کیا آواز پیدا کی جائے بلکہ اُس کی توجہ اِس بات پر تھی کہ کس مطلب کے اِظہار کے لیے قلم اَور کاغذ کی مدد سے کیسا نقش بنایا جائے ، غرض ولکز نے ذخیرہ الفاظ کے بغیر زبان بنالی تھی لیکن اُس کا یہ مفہوم نہیں کہ اُسے ذخیرہ الفاظ کی ضرورت نہ تھی بلکہ وہ موجودہ زبانوں کے الفاظ ہی کو اپنے مخصوص رسم الخط میں لکھ کر

اپنا مدعا بیان کر لیتا تھا۔

ذخیرہ الفاظ میں سب سے بڑی خامی، الفاظ و معانی میں ربط کا نہ ہونا ہے۔ اُردو میں ملاحظہ فرمائیں: ہاتھ اَور ہاتھی، مال اَور مالی، باغ اَور باغی وغیرہ کلمات کے تلفظ اَور صورتوں میں کس قدر قریبی تعلق اَور ربط ہے، لیکن اِن کے معانی اَور مطالب میں ایک دُوسرے سے دُور کی نسبت بھی نہیں، دُنیا بھر کی زبانوں اَور خاص کر یورپیائی زبانوں کے ذخیرہ الفاظ کی اِسی خامی کے پیش نظر ۱۶۶۱ء میں ''دالگرنو'' نے اپنی وہ زبان اِیجاد کی تھی جس میں ہاتھی، گھوڑا، گدھا اَور خچر کے مفہوم کے لیے علی الترتیب نیکا، نیکے، نیکی اَور نیکو کے کلمات تجویز کیے تھے۔

کلمات کے معانی اَور تلفظ میں اگر ربط ہو تو ذخیرہ الفاظ پر عبور حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے اِس کے برعکس چند ہزار کلمات کا ذہن نشین کرنا بھی سالہا سال کی محنت چاہتا ہے، ہمارے نوجوان جو بی اے کا اِمتحان پاس کرتے ہیں اُنہیں اَنگریزی کے صرف چار ہزار کلمات پر عبور حاصل کرنا پڑتا ہے اَور اُس میں بھی اُن کی قابلیت اَور مہارت بالکل سطحی اَور اِبتدائی ہوتی ہے۔

عربی زبان کا ذخیرہ الفاظ اِس خامی سے پاک ہے، اگر کسی مقام پر یہ خامی محسوس ہوتی ہو تو اُس کی اَصل وجہ مرورِ اَیام کے باعث زبان میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں ہیں، ذیل کی مثالوں سے ہمارے اِس بیان کی تائید اَور تصدیق ہوتی ہے۔

(۱) جاننا، پہچان، اُستاد، شاگرد، علم وغیرہ قبیل کے بے شمار اُردو کلمات ہیں جن کے معانی میں قریبی ربط اَور تعلق ہے، لیکن الفاظ ایک دُوسرے سے دُور بھاگتے ہوئے نظر آتے ہیں، لیکن اِسی قبیل کے کلمات کو عربی میں دیکھیں تو معانی کا ربط الفاظ میں بھی بدستور موجود ہے۔ علم، معلوم، معلم، متعلم، معلومات، علم، عالم، علامہ اَور علامات وغیرہ۔

(۲) ہمارے یہاں ماں، باپ، والد، والدہ اَور بیٹا وغیرہ کلمات میں الفاظ و معانی میں ربط نہیں لیکن عربی میں ولد، ولادت، والد، والدہ، مولود، اولاد، مولد، موالید، تولید وغیرہ کلمات کس خوبی کے ساتھ لفظاً اَور معناً دونوں حالتوں میں مربوط نظر آتے ہیں۔

(۳) اَنگریزی کے Head (سر) اَور Chief (سردار) کے تلفظ اَور مفہوم میں جو بُعد ہے وہ عربی کے رأس اَور رئیس میں نہیں۔

غرض عربی زبان کے ذخیرہ الفاظ میں وہ خوبی موجود ہے جس کے لیے دالگرنو (Dalgarno) نے ایک مستقل لُغت ترتیب دینے کی زحمت گوارا کی تھی۔

ذخیرہ الفاظ میں دُوسرا بڑا نقص جو عربی کے علاوہ کم وبیش دُنیا کی سب زبانوں میں ہے، وہ کلمات کا مختلف آوازوں (رکنوں) یا Accents سے مرکب ہونا ہے، کسی حد تک چینی زبان اِس عیب سے بچی ہوئی ہے، لیکن اُس میں کلمات کے ایک رُکنی ہونے سے ایک دُوسرا نقص پیدا ہوگیا ہے اَور وہ یہ کہ سابقوں اَور لاحقوں کا استعمال، نیز مادّے سے مشتقات کا حصول اَور ایک کلمہ سے دُوسرا کلمہ بنانا جسے اَنگریزی میں ورڈ بلڈنگ (Words Building) کہتے ہیں، مشکل ہوگیا ہے، چینی زبان کا یہ نقص ذیل کی مثال سے واضح ہوجاتا ہے۔

عربی میں ق، د، م (قدم) ایک مادّہ ہے، اِس سے جو بھی کلمات بنتے ہیں اُن میں ''قدم'' کا مفہوم نمایاں طور پر نظر آجاتا ہے، اِس کے برعکس چینی زبان میں قدم کے لیے ''پو'' کا لفظ ہے اَور قدوم کے لیے ''لائی'' کا لفظ ہے، عربی میں جو شخص قدم کے مفہوم سے باخبر ہے، وہ قدوم، اقدام، مقدم، مقدمہ، تقدیم وغیرہ تمام کلمات کے مفہوم کے بارے میں صحیح نہیں تو ناقص سا اَندازہ لگالیتا ہے لیکن چینی میں ''پو'' کے مفہوم کی مدد سے ''لائی'' کے مفہوم کی بُو بھی نہیں پائی جاسکتی، یا عربی میں ''ذہب'' کے مفہوم سے ''مذہب'' اَور ''ذاہب'' وغیرہ کلمات کو سمجھا جاسکتا ہے لیکن چینی میں ''جی'' (جانا) کے مفہوم سے واقفیت ''دو'' (راستہ) کا مفہوم سمجھنے میں مدد ومعاون نہیں ہوسکتی۔

عربی زبان کے ذخیرہ الفاظ میں کم وبیش ۹۰ فیصد الفاظ سہ حرفی مادّوں سے ماخوذ ہیں جن کے تلفظ کے لیے چینی کلمات کے تلفظ کی طرح لب ودھن کی ایک ہی جنبش کافی ہوتی ہے جیسے بعد، قبل، علم، حسن، خلق وغیرہ یہ کلمات چینی زبان کے کلمات کی طرح ایک رُکنی ہیں اَور اِن میں چینی کلمات کے مقابلے میں ایک زائد خوبی ہے اَور وہ یہ کہ یہ سب کلمات مادّے ہیں اَور اِن سے بے شمار ایسے کلمات

بنائے جاسکتے ہیں جن کے معانی و مطالب میں اِن مادّوں کے معانی پائے جاتے ہیں جیسے مستبعد، اِستقبال، معلومات، اِستحسان اَور تخلیقات وغیرہ کہ یہ کلمات سہ رُکنی اَور چہار رُکنی کلمات کی صورتیں اِختیار کر گئے ہیں اَور اِس طرح اِنہیں بیک جنبش لب ودھن اَدا نہیں کیا جاسکتا، لیکن اِن میں خوبی یہ ہے کہ مادّوں کے معانی پر اِطلاع کے بعد اِن کے مفہوم کا اِدراک آسان ہوگیا ہے گو شکل وصورت میں یہ نئے اَور اَجنبی معلوم ہوتے ہیں، لیکن مادّوں سے وابستگی بدستور موجود ہے جو اِنہیں نو آموز کے لیے مشکل یا بوجھل نہیں بننے دیتی۔

خلاصہ کلام یہ کہ :

(۱) عربی کلمات کے معانی کا ربط الفاظ میں بھی باقی رہتا ہے۔

(۲) عربی کلمات، چینی کلمات کی طرح یک رُکنی ہیں لیکن چینی کلمات کے مقابلے میں اِن میں ایک زائد خوبی ہے اَور یہ وہ کہ یہ اپنے مادّوں سے متعلق رہتے ہیں۔

## (۲) جامع قواعد :

عالمی زبان کی دُوسری خوبی یہ ہے کہ اِس کے قواعد (Grammar) مختصر، سادہ اَور جامع ہوں لیکن بعض لوگ عربی صرف ونحو کی موٹی موٹی ضخیم کتابوں اَور رات دِن محنت کرنے والے صرفی اَور نحوی طالب علموں کو دیکھ کر یہ گمان کرتے ہیں کہ قواعد کے اِعتبار سے عربی عالمی زبان ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی، حقیقت یہ ہے کہ کسی زبان کے قواعد کی دو قسمیں ہوتی ہیں :

(۱) عام بول چال کی زبان کے قواعد۔

(۲) زبان کی اَصل اُس کے مادّوں اَور مشتقات کی تحقیق۔ بظاہر ایک سے معانی رکھنے والے کلمات کے درمیان باریک اِمتیازات اَور اُن کے معیاری محل اِستعمال وغیرہ کے بارے میں مفصل معلومات بہم پہنچانے والے قواعد۔

ہمارے عربی مدارس میں جن کتابوں پر محنت کی جاتی ہے، وہ قواعد کی اِس دُوسری قسم سے تعلق

رکھتے ہیں اَور ظاہر ہے کہ جو لوگ کسی زبان کو اُس کی عالمی یا بین الاقوامی حیثیت سے ثانوی زبان کے طور پر سیکھیں گے اُنہیں اِس دُوسری قسم کے قواعد کے مطالعہ کی ضرورت نہیں ہو گی۔ یہ ایک ضمنی بات تھی جو ایک شبہ کے اِزالہ کی خاطر عرض کی ہے۔ آیئے اَصل مدعا کی طرف !

زبان کے قواعد دو قسم کے ہوتے ہیں :

(۱) صرفی قواعد

(۲) نحوی قواعد

صرفی قواعد میں مادّوں سے مشتقات بنانے اَور ایک قسم کے کلمات سے دُوسری قسم کے کلمات بنانے یعنی (Words Building) کے طریقے بتائے جاتے ہیں، چونکہ مادّوں سے مشتقات بنانے کا سلسلہ سامی زبانوں کا خاصہ ہے اَور زبانوں کی اِس...... میں صرف عربی ہی ایک زندہ زبان کی حیثیت رکھتی ہے ،اس لیے صرفی قواعد عملی طور پر عربی ہی کے ساتھ خاص ہیں، گو دُوسری زبانوں میں ''صرف'' کی اِصطلاح موجود ہے لیکن وہ ''صرف'' جسے با قاعدہ فن کا درجہ حاصل ہے، صِرف اَور صِرف عربی میں ہے اَور اِس کے چند اِبتدائی اَور سادہ قواعد کے علم سے اِنسان عربی کے ذخیرہ الفاظ میں وسیع اَور گرانمایہ اِضافہ کر لیتا ہے، جو دُوسری زبانوں میں سالہا سال کی محنت کے بعد بھی حاصل نہیں ہوتا، ذیل کی مثال سے ہمارے دعوے کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔

باپ ، ماں ، بیٹا ، بیٹی ، پیدائش ، جائے پیدائش وغیرہ مختلف کلمات ہر زبان کے ذخیرہ الفاظ میں شامل ہیں اَور نو آموز کے لیے اِن کا سیکھنا ضروری ہے لیکن عربی میں ''علمِ صَرف'' نو آموز کو اِن مختلف کلمات کے یاد کرنے کی زحمت سے نجات دِلا دیتا ہے۔

قواعد کی دُوسری قسم یعنی نحوی قواعد میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح کلمات کی ترکیب اَور ترتیب سے مرکبات بنائے جاتے ہیں، اِس بارے میں عربی کے قواعد نہایت سادہ مختصر اَور جامع ہیں۔ ''اِسپرانتو'' اَور چینی زبان کے علاوہ کسی زبان کے نحوی قواعد اِختصار اَور جامعیت میں عربی کا مقابلہ نہیں کر سکتے، سچ پوچھو تو اِسپرانتو اَور چینی کے نحوی قواعد عربی کے نحوی قواعد کی طرح مختصر ضرور ہیں

لیکن جامع ہرگز نہیں، چینی میں اَجزائے کلام (Parts of Speech) کی ترکیب کا خیال تو رکھا جاتا ہے لیکن ترتیب کا چنداں اہتمام نہیں کیا جاتا بس آگے پیچھے کلمات رکھ دینے سے جملہ بن جاتا ہے۔

عربی زبان کے نحوی قواعد کلیات کی حیثیت رکھتے ہیں اَور اَجزائے کلام کی ترتیب میں تبدیلی جملے کے مفہوم میں تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ '' ضرب زید '' اَور '' زید ضرب '' دونوں ترتیبیں درست ہیں لیکن اِن کے فرق سے معانی و مطالب میں بھی فرق آگیا ہے اَور لطف یہ کہ جس طرح کلمات کی ترتیب میں معمولی تبدیلی ہوئی ہے، اِسی طرح معانی میں بھی ایک لطیف سا فرق آیا ہے۔

حروفِ علت :

عربی کے صرفی قواعد میں تعلیلات والے حصے کو مشکل تصور کیا جاتا ہے لیکن حروفِ علت کی اِن تبدیلیوں کا دُوسری زبانوں کے حروفِ علت کی تبدیلیوں سے مقابلہ کیا جائے تو عربی کا مقام بلند نظر آتا ہے۔ عربی میں صرف تین حروفِ علت ہیں: ''ا، و، ی '' اَور یہ تین ہی آوازوں کے لیے مخصوص ہیں، اِس کے برعکس اَنگریزی میں پانچ حروف علت (Vowels) ہیں اَور اِن کی تیرہ قسم کی مختلف آوازیں ہیں۔ عربی کا طالبِ علم بتا سکتا ہے کہ قول قال اَور قیل میں و ، ا اَور ی ایک دُوسرے سے کیوں بدل گئے ہیں، لیکن اَنگریزی کا طالبِ علم تو دُور کی بات اُستاد بھی نہیں بتا سکتا کہ Begin (شروع کرنا) Began اَور Begun میں I، A، U حروفِ علت ایک دُوسرے سے کیوں بدل گئے ہیں، یا کیا وجہ ہے کہ Come کا O دُوسری فارم (Second from) میں A سے اَور تیسری فارم (Third form) میں پھر O سے کیوں بدل جاتا ہے۔

اِسپرانتو جو مصنوعی زبان ہے اَور جس کی ترتیب کا مقصد ہی قدرتی زبانوں میں پائی جانے والی قواعد کی خرابیوں سے پاک و صاف زبان کی ضرورت کا پورا کرنا ہے، اُس میں بھی پانچ حروفِ علت ہیں اَور بالائے ستم یہ کہ مرکب حروفِ علت کی ایک اَلگ قسم موجود ہے جس میں دو حرفِ علت مل کر ایسی آواز پیدا کرتے ہیں جو دونوں اَجزا کی آوازوں سے مختلف ہوتی ہے۔

## کلماتِ تعریف و تنکیر :

عربی میں ''ال'' کلمہ تعریف ہے اَور عام حالات میں اِس کا نہ ہونا تنکیر کی علامت تصور کیا جاتا ہے، اِس کے برعکس اَنگریزی میں The کلمہ تعریف اَور A اَور AN دو تنکیر کے کلمات ہیں اَور اِن کے اِستعمال کے قواعد اَلگ باعثِ تشویش ہیں۔

جرمنی میں تذکیر و تانیث کے اِعتبار سے اَسماء کی تین قسمیں ہیں اَور ہر قسم کے لیے کلمہ تعریف اَلگ ہے، مذکر کے لیے Den مؤنث کے لیے DI اَور بے جان کے لیے DAS ہے، اِس قاعدے کے مطابق باغ (Gartan) جو بے جان چیز کا نام ہے، اِس کے ساتھ DAS کلمہ تعریف لانا چاہیے تھا لیکن جرمنی میں Garden Den استعمال کرتے ہیں، گویا باغ جاندار مذکر ہے، اِسی طرح (Wand) بے جان کے ساتھ DI لگاتے ہیں، گویا دیوار جاندار مونث ہے اَور KIND (بچہ) کو بے جان فرض کر کے DAS KIND کہتے ہیں۔

چینی جسے قواعد کے اِختصار پر ناز ہے، اُس میں ایک نہیں دو نہیں، پورے گیارہ آرٹیکل ہیں: (۱) کو (۲) تنگ (۳) کوان (۴) چن (۵) پا (۶) ژو (۷) ٹو (۸) چی این (۹) گو (۱۰) ژنگ اَور (۱۱) چانگ۔ یہ گیارہ کے گیارہ کلماتِ تنکیر ہیں جن کی جگہ عربی میں عام طور پر صرف تنوین یا کلمہ تعریف کا نہ ہونا کافی سمجھا جاتا ہے۔

اِن کے علاوہ اِشارات کو کلماتِ تعریف کی جگہ اِستعمال کیا جاتا ہے۔ ''چے کو'' اِسم اشارہ بھی ہے اَور کلمہ تعریف بھی ''چے کو جن'' (CHE KO JEN) کے معنی بیس الرجل یا ھذا الرجل.

مزید ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ چینی لوگ بعض اَوقات کلمہ ربط ''ہے'' یو (YO) یا ''شی'' حذف کر دیتے ہیں، اِس صورت میں CHE KO JEN کا تیسرا ترجمہ ہوگا ''ھذا الرجل ''۔ اَنگریزی میں CHE KO JEN کے چار مفہوم سمجھے جاسکتے ہیں : (۱) الرجل THE MAN، (۲) ھذا الرجل THIS MAN، (۳) ھذا رجل THIS IS MAN، (۴) ھذا ھو الرجل THIS IS THE MAN۔ (جاری ہے)

# اَخبارالجامعہ

﴿ جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

۲۹/ مارچ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب متعلم جامعہ مدنیہ جدید بھائی محمد طاہر کی خواہش پر بورے والا براستہ پاکپتن تشریف لے گئے، راستہ میں حضرت صاحب نے بابا فرید گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی بعد اَزاں بورے والا کے لیے روانہ ہوئے تقریبًا ڈیڑھ گھنٹے کے بعد بھائی محمد طاہر کے گاؤں طفیل آباد پہنچے وہاں حضرت نے دُعاء فرمائی، بعد اَزاں گگو منڈی میں بعد نمازِ مغرب قاری جان محمد صاحب کی مسجد میں بیان فرمایا بیان کے بعد مدرسہ اَشرف العلوم میں دُعاء کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں سے فاضلِ جامعہ جدید مولانا ثناء اللہ صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

یہاں پر رات کے کھانے کے بعد براستہ چیچہ وطنی لاہور کے لیے روانہ ہوئے چیچہ وطنی میں جامعہ جدید کے فاضل مولانا بلال صاحب سرِ راہ حضرت صاحب سے ملاقات کے لیے منتظر تھے۔ تقریبًا ڈیڑھ بجے رات بخیریت گھر پہنچ گئے۔ جامعہ کے متعلم بھائی سعد کلیم اَور بھائی رضوان مبارک بھی شریکِ سفر تھے۔

۳۱/ مارچ بروز ہفتہ دوپہر شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب حضرت قاری سعید اَحمد صاحب مدظلہم کی دعوت پر خوشاب میں مسجد عمر کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لیے روانہ ہوئے۔ عصر کے قریب جامعہ تعلیم الاسلام خوشاب پہنچ گئے عصر کی نماز وہیں پڑھی۔ بعد عصر حضرت قاری صاحب اَور اُن کے صاحبزادے مولانا عبداللہ صاحب حضرت صاحب کو محلّہ ہانڈا یا والا کی طرف لے گئے۔ حضرت صاحب کے پہنچنے پر اہلِ محلّہ نے حضرت صاحب کا شاندار اِستقبال کیا اَور اِنتہائی محبت اَور عقیدت کا اِظہار فرمایا۔ حضرت صاحب نے مسجدِ عمر کا سنگِ بنیاد رکھا اَور دُعاء کرائی۔ بعد نمازِ مغرب حضرت صاحب نے مسجد کے بنیادی مقصد اَور اِسلام میں مسجد کی اہمیت پر تفصیلی بیان فرمایا۔ سارے مقامی

حضرات اِس مبارک تقریب میں شریک رہے۔ رات کا کھانا حضرت قاری سعید اَحمد صاحب مدظلہم کے یہاں تناول فرمایا اَور کھانے کے بعد طلباء اَور مقامی حضرات حضرت صاحب سے بیعت ہوئے۔ کچھ دیر قیام کے بعد حضرت صاحب نے حضرت قاری صاحب سے اِجازت چاہی اَور لاہور کے لیے روانہ ہوئے، رات دو بجے بخیریت گھر پہنچ گئے۔ والحمدللہ۔

۵/اپریل کو ''آس اکیڈمی'' کے پرنسپل اَور مہتمم محترم اَلحاج ڈاکٹر اُویس صاحب مدظلہم جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے اَور شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب سے اُن کی رہائشگاہ پر ملاقات کی۔ اِن کی خواہش اَور دعوت پر حضرت صاحب ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ آس اکیڈمی تشریف لے گئے جہاں پر حضرت صاحب نے ششماہی اِمتحانات میں کامیاب ہونے والے طلباء کے تقسیمِ اِنعامات کے پروگرام میں شرکت فرمائی۔ آپ نے وہاں پر موجود اَساتذۂ کرام اَور طلباء میں غلبہ دین کے موضوع پر نہایت مؤثر اَور تفصیلی بیان فرمایا، بیان کے بعد حضرت صاحب نے طلباء میں اِنعامات بھی تقسیم کیے۔

۷/اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب جامعہ کے فاضل مولانا سیّد اَنیس اَحمد شاہ صاحب کی دعوت پر سہ روزہ ختم نبوت کورس میں شرکت کے لیے مرغزار کالونی کی جامع مسجد تشریف لے گئے، بعد نمازِ عشاء حضرت صاحب نے ختمِ نبوت کے موضوع پر بیان فرمایا۔

۹/اپریل بعد مغرب حضرت اَلحاج صغیر اَحمد صاحب مدظلہم کی دعوت پر مدرسہ اَحسان میں برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت اَقدس مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب **التقریر الرفیع لمشکوۃ المصابیح** کی رُونمائی کی تقریب میں شرکت کی۔

۱۵/اپریل بروز ہفتہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب جامعہ مدنیہ جدید کے فاضل اَور خادم مولانا شعبان علی صاحب کا نکاح پڑھانے کے لیے گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ راستہ میں جامعہ مدنیہ جدید کے سابق طالب علم مولانا محمد مدنی صاحب کے اِصرار پر چند منٹ کے لیے

جی ٹی روڈ کے قریب مدرسہ میں تشریف لے گئے اَور مدرسہ کے لیے خیر و برکت کی دُعا فرمائی۔ بعد اَزاں حضرت مہتمم صاحب حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب ہزاروی مدظلہم العالی کی دعوت پر برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت اَقدس مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ پر منعقد ہونے والے سیمینار میں شرکت کی غرض سے اِسلام آباد کے لیے روانہ ہوئے۔ رات نو بجے پنڈی پہنچ کر اَلحاج محمد شعیب صاحب کے یہاں قیام فرمایا۔ صبح ناشتہ کے بعد ساڑھے گیارہ بجے کے قریب حضرت صاحب سیمینار میں شرکت کے لیے (ترنول) اِسلام آباد روانہ ہوئے ،ایک بجے ترنول پہنچ کر سیمینار کی پہلی نشست میں شرکت فرمائی، پہلی نشست ختم ہونے پر ظہر کی نماز اَدا کر کے پیر طریقت حضرت اَقدس اَلحاج مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم کے ہمراہ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ کھانے کے بعد حضرت اَقدس سے اِجازت چاہی اَور واپس لاہور کے لیے روانگی ہوئی، تقریباً رات نو بجے بخیریت گھر پہنچ گئے، والحمدللہ۔

١٨ ؍اپریل کو پیر طریقت حضرت اَقدس مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم مع مولانا محمد شاہد صاحب مظاہری مدظلہم و مولانا اَلحاج عبدالحفیظ صاحب مکی مدظلہم و حضرت اَلحاج صغیر اَحمد صاحب مدظلہم اَور دیگر بہت سے رُفقاء کے ہمراہ جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے۔ سب سے پہلے پانچ کروڑ کی لاگت سے زیر تعمیر چار منزلہ دارُالاقامہ تشریف لا کر دُعا فرمائی، بعد اَزاں مسجد حامدؒ میں جامعہ کے اَساتذہ اَور طلباء کی بڑی تعداد اَور مہمانانِ گرامی سے خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب کی قیام گاہ پر جملہ مہمانانِ گرامی نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ مہمانانِ خصوصی نے یہاں ہی قیلولہ کے بعد عصر کی نماز اَدا فرمائی، بعد اَزاں بخیریت واپسی ہوئی۔

٢١ ؍اپریل کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب پیر طریقت حضرت اَقدس مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم کو اَلوداع کرنے ایئر پورٹ تشریف لے گئے، اِسی روز بعد نماز عشاء شالامار ٹاؤن لاہور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرمائی۔

٢٧ ؍اپریل کو کراچی کے اَلحاج محمد خالد صاحب جامعہ مدنیہ جدید تشریف لائے ، جامعہ کے تعلیمی و تعمیری اَحوال کو دیکھ کر خوشی و مسرت کا اِظہار فرمایا، عصر بعد واپس تشریف لے گئے۔

# وفیات

۱۸؍اپریل کو شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خاں صاحب گوجرانوالہ میں اِنتقال فرما گئے۔ آپ کی علمی جماعتی اَور مجاہدانہ خدمات کا ہر خاص و عام معترف ہے اللہ تعالیٰ آپ کی وفات سے پیدا ہونے والے خلاء کو پُر فرمائے اَور اِن خدمات کا بہتر سے بہتر صلہ آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو عطاء فرمائے اَور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو۔

بانی جامعہ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے داماد جناب حسن اَختر صدیقی طویل علالت کے بعد بیاسی برس کی عمر میں وفات پا گئے۔

۱۶؍اپریل کو عدن کنسلٹنٹ کے مالک بھائی ظہور اَحمد صاحب چغتائی کے والد گرامی طویل علالت کے بعد گزشتہ ماہ اَیبٹ آباد میں وفات پا گئے۔

جناب سیّد سلیم صاحب زیدی کی بھاوج صاحبہ وفات پا گئیں۔

جناب حافظ مجاہد صاحب کے بڑے بھائی جناب جمشید صاحب طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جامعہ مدنیہ جدید اَور خانقاہِ حامدیہ میں جملہ مرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب اَور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

## مخیّر حضرات سے اَپیل

جامعہ مدنیہ جدید میں بحمد اللہ چار منزلہ دارُالاقامہ (ہوسٹل) کی تعمیر شروع ہو چکی ہے پہلی منزل پر ڈھائی کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے، مخیّر حضرات کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (اِدارہ)

# جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامدؒ

# کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانیٔ جامعہ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلب ِسڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا۔ جہاں الحمد للہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اَور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اَور اپنے عزیز و اَقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اَندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اَور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

1۔ سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

فون نمبر : 35330310 - 42 - 92+ - 35330311 - 42 - 92+

2۔ سیّد محمود میاں ''بیت الحمد'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

فون نمبر : 37726702 - 42 - 92+ فیکس نمبر 37703662 - 42 - 92+

موبائل نمبر 4249301 - 333 - 92+ V فون نمبر : 36152120 - 42 - 92+

جامعہ مدنیہ جدید کا اکاؤنٹ نمبر 0-7915 مسلم کمرشل بینک کریم پارک برانچ (0954) لاہور (آن لائن)

مسجد حامد کا اکاؤنٹ نمبر 1-1046 مسلم کمرشل بینک کریم پارک برانچ (0954) لاہور (آن لائن)